مینا

از

بابو کشیرود چندر چٹرجی

مترجمہ

احمد شجاع

T.T.F LIB
No: 14

اسی مصنف کے قلم سے

کرم ویرتا

عرف

بھیشم پرتگیا

(ایک ڈراما)

(ملی جلی ہندی اور اردو زبان میں)

جسمیں

ہند قدیم کے ممتاز مہا پرش راجکمار دیو برت کی بھیشن پرتگیا۔ سوارتھ تیاگ۔ اور آتم بلیدان کی داستان ایک نہایت دلکش پر زور اور سبق آموز پیرائے میں بیان کی گئی ہے۔ عظمت ہند کے شیدائیوں اور تاریخ قدیم کے طالب علموں کے لئے ویسی ہی مفید اور دلفریب، جیسی کہ علم ادب کی اس صنف لطیف کے دلدادوں اور دلپسند افسانوں کے شائقین کیلئے۔ کاغذ لکھائی۔ چھپائی دیدہ زیب۔ قیمت عہ

دار الاشاعت پنجاب لاہور

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

T.T.F LIBRARY
No: 147

بنام شاہد نازک خیالاں

بیٹا

ایک ڈراما

از

بابو کشیر و دچندر چٹر جی پرنسپل لا کالج لاہور

مترجمہ

حکیم احمد شجاع بی اے (علیگ)

مصنف حسن کی قیمت، باپ کا گناہ وغیرہ

سنہ ۱۹۲۲ء

جملہ حقوق محفوظ

Taj Tahir Foundation

دارالاشاعت پنجاب

۱۹۵- ریلوے روڈ لاہور

بار اوّل

[کاشی رام پریس لاہور میں باہتمام لالہ کاشی رام چھپا]

Taj Tahir Foundation

پیشکش

میں اپنے دلی احترام واخلاص کا

یہ حقیر تحفہ

اپنے اُستاد اور اِس ڈرامے کے مصنف

بابو کشیرو چندر چیٹرجی پرنسپل لا کالج لاہور

کی خدمت میں

پیش کرتا ہوں

احمد شجاع

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

فہرست مناظر

پہلا باب

پہلا منظر .... بنائے بھوشن متر کا دفتر
دوسرا منظر .... البونی بابو کا کمرۂ ملاقات
تیسرا منظر .... تارک بابو کا کمرۂ ملاقات

دوسرا باب

پہلا منظر .... بنائے بھوشن متر کا دفتر
دوسرا منظر .... البونی بابو کا کمرۂ ملاقات
تیسرا منظر .... بنائے بابو کے مکان کا ایک حصہ

تیسرا باب

پہلا منظر .... بنائے بابو کا کمرۂ نشست
دوسرا منظر .... ناگن بابو کی خوابگاہ
تیسرا منظر .... بنائے بابو کی خوابگاہ

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

اشخاص

بنائے بھوشن متر بیرسٹرایٹ لا ——— ایک جوان بے پروا

سریش چندر چٹرجی، ایم ڈی ——— بنائے کا دوست

نگندرو ناتھ بوس، ایم بی سی ایچ ——— ایک آوارہ منش نوجوان

آبونی ناتھ گنگولی ——— اکاؤنٹنٹ جنرل

تارک ناتھ دت ——— ایک دولت مند سوداگر

شاردا سُندری ——— گنگولی بابو کی بیوی

نیروپتی ——— گنگولی بابو کی بیٹی

سدہامئی ——— تارک بابو کی بیوی

مینا ——— تارک بابو کی بیٹی

سانیل بابو ——— ایک ڈاکٹر

احباب، ملازمین وغیرہ

مقام کلکتہ

زمانہ حال

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

تمثیلین

لاکالج لاہور ڈریمیٹک کلب نے تمثیل کیا

ڈائریکٹر حکیم احمد شجاع۔ بی۔ اے

سٹیج مینیجر مسٹر گردہاری لال۔ بی۔ اے

بنائے بھوشن متر بیرسٹرایٹ لا ...... مسٹر احمد شاہ بخاری ایم۔ اے (پروفیسر ٹریننگ کالج)

سریش چندر چیٹر جی ایم۔ ڈی ...... حکیم احمد شجاع۔ بی۔ اے۔ علیگ (لاکالج)

نگندرو ناتھ بوس۔ ایم۔ بی .... مسٹر اے۔ ایل چمن بی اے۔ (لاکالج)

ابونی ناتھ گنگولی .... مسٹر محمد شہباز خاں۔ بی۔ اے (لاکالج)

تارک ناتھ دت .... مسٹر مجید الملک۔ بی۔ اے (لاکالج)

شاردا سندری .... پیرزادہ رشید الدین۔ بی۔ اے (لاکالج)

اندومتی .... پیرزادہ جلال الدین (گورنمنٹ کالج)

سدہامئی .... مسٹر لچھمن داس۔ بی۔ اے (لاکالج)

مینا .... سید امتیاز علی تاج بی۔ اے (گورنمنٹ کالج)

سانیل بابو .... مسٹر رگھبیر ساہنی۔ بی۔ اے (لاکالج)

ملازم .... مسٹر رنبیر سنگھ۔ بی۔ اے (لاکالج)

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

تقریب

فنی اور ادبی حیثیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس امر کے تسلیم کر لینے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں ہو سکتا، کہ تمثیل (ڈراما) مغرب کے اُن ضروری اور لطیف مخترعات میں سے ہے، جس نے مدنی و مجلسی امور سے ایک مضبوط علاقہ پیدا کر لیا ہے۔ یورپ نے، تمثیل (ڈراما) کے ذریعہ سے مذہبی، اخلاقی اور معاشری تبلیغ کا کام لیا ہے۔ اور جہاں، اُس کا سارا نظام مدنیت، آگے بڑھ رہا ہے، وہاں اپنے ساتھ ساتھ ڈرامے کو بھی لئے ہُوئے ہے۔ اور دوسرے علوم و فنون کیساتھ ساتھ یہ فن بھی ہمیشہ زیر غور و تحقیق رہتا ہے۔ اس فن میں بھی اصلاح مدنظر رکھتے ہوئے، اضافہ اور ترمیم سے کام لیا جاتا ہے۔ چنانچہ، پہلے تو، کلیتہً مذہبی و تاریخی واقعات، حالات مشاہیر، اور مختلف روایات پیشین پر ڈرامے، ترتیب دیئے جاتے تھے، لیکن آجکل، موجودہ، عام، اور سادہ زندگی کے نظارے، دکھلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اس طرح اس فن کو زیادہ مفید بنا لیا گیا ہے۔

"تمثیل" (ڈراما) کا مقصد یقیناً حیات انسانی کی اصلاح ہے، اس لئے اسکی ترتیب میں، "ایسے تمام اسباب مہیا کرنے ضروری ہیں، جو قوی الاثر اور نتیجہ آفریں

ہوں "علم النفس" اس مسئلہ کو آسانی سے طے کر سکتا ہے۔ اور اس اصول سے اگر دیکھا جائے، تو معلوم ہو جاتا ہے، کہ فطری طور پر، ہر شخص اپنی اور اپنی سی زندگی کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے، اور یہی بوجہ احسن سمجھ لینا تأثر کا راز ہے!

اس طرح مغربی اہل الرائے کا معیار قبول جو معاشری تمثیل (سوشیل ڈراما) کے متعلق ہے، یقیناً قرین صحت ہے۔

معاشری تمثیل (سوشیل ڈراما) ہی ایسی چیز ہے جس میں ایک تمثیل نگار کسی خاص یا چند خاص زندگیوں کے نقشے، بکمال واقعیت پیش کر سکتا ہے۔ اور جس سے دیکھنے والا اثر پذیر ہو سکتا ہے!

معاشرت کا اگر تجزیہ کیا جائے، تو رسم و رواج، عادات، اور اخلاق کے سوا اور کچھ نہیں۔ اور یہی امور، دوسرے طریقوں سے بھی، ہمیشہ، اجتماع بشری، کے زیر غور و اصلاح رہتے ہیں۔ لیکن ہندوستان نے عام طور پر، تمثیل (ڈراما) کا مفہوم محیر العقول اور مافوق الفطرت واقعات میں محدود سمجھا ہے۔

بازاری اسٹیج کے ڈرامے بھی عام طور پر ہمارے تمثیل نگاروں کی ناواقفیت فن کے فریادی ہیں۔ اردو زبان کے تمثیلوں، کی حالت افسوسناک ہے۔ زبان کی رکاکت، منظومات کے ابتذال، اور بے محل استعمال کے علاوہ، بیشتر ڈراموں کے واقعات

میں ایسی حیرت انگیز ہم آہنگی اور یکسانیت ہے، کہ اگر اشخاص و مقامات کے نام تبدیل کر دیئے جائیں، تو سب کی سب تصنیفیں، ایک ہی کتاب میں منجمد ہو کر رہ جائیں۔ اسیرتوں (کیریکٹرز) کے اعتبار سے، ایک قیس عامری، ایک رستم دستاں، ایک لیلائے وفا شعار و عاصمہ، کا ہونا ہر تمثیل کے اجزاء لاینفک میں سے ہے، یہی رستمی، جنون عشق اور شہزادگی کے ساتھ ایک ہی شخصیت میں جمع ہو کر عجیب و غریب کارناموں کا باعث ہو جاتی ہے۔ اور عام گفتگو کا مقفیٰ و مسجع ہونا، حتیٰ کہ "غصۂ منظوم" اور "گریۂ شعریہ" وغیرہ ایسے امور ہیں جن کو ان تالیفوں کی اوّلین خصوصیات میں شمار کرنا چاہیئے

تاہم گجراتی، مرہٹی، اور خاصکر بنگالی زبان نے اس فن میں مغرب کی "تقلید" صحت کے ساتھ کی ہے۔ اور ناگزیر ہے کہ ان قریبی مثالوں سے اردو زبان مستفید ہو۔

اس وقت میرے، نہایت مکرم و محترم، دوست، حکیم احمد شجاع صاحب بی۔اے علیگ (جن کا شغف ادب اردو اُن کو مزید تعارف سے مستغنی کر چکا ہے) نے یہ تمثیل (ڈراما) موسومہ "مینا" بابو گشیرو چندر چٹرجی پرنسپل لا کالج لاہور، کے اسی نام کے بنگالی ڈراما سے اقتباس و ترجمہ کیا ہے۔ اور موصوف مکرم نے اپنی غیر معمولی واقفیت فن اور دیرینہ مشق تصنیف سے کام لے کر، اردو کے لئے ایک مکمل اور اچھی مثال

پیش کردی ہے، اور بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے، کہ اگر یہ تالیف، جہانِ اردو میں پہلی نہیں، تو کم از کم، تاریخ ادب کے دورِ اوّل میں جگہ پانے کی مستوجب ہوگی۔

ہینا اس فن کے جدید ترین اور ترقی یافتہ اصول کے مطابق، ایک معاشری تمثیل ہے، جو سادہ زندگیوں کو پیش کرتی ہے۔ اسکی غیر معمولی دلچسپی کا راز، اس کی واقعیت اور قرین اصل ہونے میں پوشیدہ ہے۔ نیز اس جامعیت اور قریبی وسعت معلومات و مشاہدہ پر منحصر جو اصلی مصنف کو باعتبار فضل علمی مغربی فنوں میں ہے اور بلحاظ باشندۂ بنگال ہونے کے، اس معاشرت کے متعلق ہے۔ جو اس ڈرامہ کی روحِ رواں ہے۔ یقین ہے، کہ حامیانِ اردو، اس کا پرجوش خیر مقدم فرمائیں گے، اور اہلِ فن اسے قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے، اور مثال بنائیں گے۔

لاہور

احمد مجددی (علیگ)

۲۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء

مینا

Taj Tahir Foundation

پہلا باب

پہلا منظر

بنائے بھوشن متر کا دفتر

ہدایات

[بنائے میز کے سامنے بیٹھا ہے اُس کے ہاتھ میں کسی مقدمہ کے کاغذات ہیں میز پر قانونی کتابیں کھلی رکھی ہیں۔ وہ ان کے مطالعہ میں مستغرق ہے کلاک آٹھ کا گھنٹہ بجاتا ہے]

بنائے

[چونک کر] اوہو، آٹھ بج گئے، اور اب تک اس مقدمہ کے کاغذات

Taj Tahir Foundation

تمام نہیں ہوئے، مگر یہ کاغذات تو آج ہی دیکھ لینے چاہئیں۔ کل اُس ہیرے کی چوری والے مقدمہ کی تاریخ ہے...... انسان کو بھی کسی حالت میں چین نہیں، کام نہ ملے تو بیکاری کا غم اور مل جائے تو کم فرصتی کا شکوہ!

[پھر کاغذات دیکھنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر سریش چندر چٹرجی داخل ہوتا ہے]

سریش

[آگے بڑھ کر] تم اس وقت تک کام کر رہے ہو۔ بنائے تم آبونی بابو کے یہاں دعوت میں نہ چلو گے؟

[بنائے اُٹھ کر ہاتھ ملاتا ہے]

بنائے

بیٹھو تو، ابھی تو آٹھ ہی بجے ہیں۔

سریش

[بنائے کے مصافحہ کی گرفت سے گھبرا کر] مجھے معلوم ہے، حضور کو مجھ سے ملکر خوشی ہوئی، لیکن اگر حضور اس خوشی کا اظہار ذرا نرمی

Taj Tahir Foundation

سے فرماتے تو بہتر تھا۔

بنائے

یہ کیوں؟

سرلیش

[اپنے ہاتھ میں درد محسوس کرتے ہوئے] شاید آپ کو معلوم نہیں کہ آپ بہت کمزور واقع ہوئے ہیں۔

بنائے

[سمجھکر] اوہو، اتنی نزاکت، تم نے تو سرلیش، بڑی بڑی نازنینوں کو بھی مات کر دیا۔ اب تم سے اس طرح ہاتھ ملایا کریں گے جیسے کسی نازنین سے۔ اس طرح [بڑی نزاکت سے سرلیش سے مصافحہ کرتا ہے] کہو اب تو کوئی شکایت نہیں؟

سرلیش

[صوفے پر بیٹھکر] میں تو تمام دن پھرتے پھرتے تھک گیا، اب کہیں اس دعوت کا خاتمہ ہو، تو پڑ کر سو رہوں۔

بنائے

Taj Tahir Foundation

[کرسی پر بیٹھتے ہوئے] تھکو گے کیوں نہیں، آجکل تو تمہاری گرم بازاری ہے۔

سریش

اور آپ کا بازار تو بالکل سرد ہے، گویا؟ بھائی، گرم بازاری کیا خاک ہوگی، سولہ روپے تو کُل فیس ہے۔

بنائے

اب تو تمہارا کام خوب چلتا ہے، تم اپنی فیس بڑھا کیوں نہیں دیتے

سریش

ہاں، بہت سے ڈاکٹر ایسا کر رہے ہیں، مگر میرے خیال میں یہ سراسر بے انصافی ہے، تمہارے ہمارے کام میں بھی تو فرق ہے نا، ہماری فیس تو ایسی ہونی چاہیئے کہ ہر شخص ضرورت کے وقت ہمیں بُلا سکے، مگر ہاں وہ تمہاری شادی کا کیا ہوا؟

بنائے

ابھی تک تو کچھ طے نہیں ہوا۔ دس سال سے اُمیدواری کر رہا ہوں خط بھی لکھے، جواب بھی آ گئے، تمہیں تو سب کچھ معلوم ہے بھئی، اب

ذرا معاش سے بے فکر ہو گیا ہوں، کوئی دن میں یہ معاملہ بھی طے ہو جائے گا۔

[سریش، اثنائے گفتگو میں، میز پر سے تصویروں کا البم اٹھا کر دیکھنا شروع کرتا ہے]

سریش

[حیران ہو کر] ہیں، سب کی سب تصویریں اسی کی! بھئی یہ تصویریں کہاں سے جمع کر لیں۔

بنائے

پاس پاس تو رہتے ہی تھے، ابو نی بابو اور ہاوا کا بہت یارانہ تھا، رفتہ رفتہ ان تصویروں کو بھی جمع کرتا رہا۔

سریش

یار، تم ہو بڑے نصیب والے۔

بنائے

تو تم کو کیا رشک ہے۔

سریش

Taj Tahir Foundation

رشک ہوا کرے، مگر دوست کی چیز پر نگاہ نہیں ڈالی جا سکتی، خیر میاں، کبھی کوئی لنگڑی لولی، ہمیں بھی مل ہی جائے گی۔ مگر یہ تو کہو اُسکا کیا خیال ہے۔

بنائے

بھئی سچ پوچھو تو ابھی تک میں نے خود اپنا خیال اُس پر ظاہر نہیں کیا، اور اس سے زیادہ سچ پوچھو، تو یہ ہے کہ مجھے اپنا خیال کرنے کی جرأت ہی نہ ہوئی۔ مگر اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہم دونوں شروع سے ہی جانتے ہیں کہ ہماری شادی ہوگی۔

ہمرلیش

اچھا، تو کبھی اس نے بھی تم سے محبت کا اظہار کیا؟

بنائے

اظہار محبت کا موقع ہی کب تھا، ہم تو بھائی بہن کی طرح رہتے تھے، اپنا وقت زیادہ تر ابونی بابو ہی کے یہاں گذرتا تھا، پڑھنے میں تو ہم جسقدر قابل تھے، اس کا تو تم کو علم ہی ہے، یاروں نے کبھی پاس کر کے ہی نہ دیا۔ رفتہ رفتہ وہ ہماری ہم جماعت بھی ہوگئی۔

Taj Tahir Foundation

ہم دونوں ایف۔ اے کے امتحان میں شریک ہوئے، وہ پاس ہوگئی، اور ہم پھر فیل ہو گئے۔

سربنش

ہاہا ہاہا، یہ تو آپ نے کمال ہی کیا۔

بنائے

خیر، میں اس بار بار کے فیل ہونے سے تنگ آ کر ولایت چلا گیا، اور گریز گر بیرسٹری کی سند حاصل کرلی۔ باوا، اٹارنی تو تھے ہی، ہمارا کام ذرا جلدی چل نکلا۔ اندو، نے اتنے عرصہ میں بی۔اے پاس کر لیا ہے۔ میری رائے میں، شادی کے متعلق ذکر کرنے کا وقت آ گیا ہے۔

سربنش

ایسی جلدی ہی کیا ہے، تم تو مجھ سے چار برس چھوٹے ہو، میری عمر تقریباً تیس سال کی ہے، تم چھبیس ہی برس کے ہوئے، نا، اچھا یہ تو بتاؤ اندو متی کی کیا عمر ہوگی؟

بنائے

وہ مجھ سے کوئی پانچ سال چھوٹی ہے۔

سرپیش

تو، اُس کی عمر اکیس سال کی ہوئی۔ مگر سمجھ میں نہیں آتا، ابونی بابو اکونٹنٹ جنرل ہیں، غالباً تین ہزار روپے تنخواہ ہوگی۔ اب تک بیٹی کی شادی کیوں نہیں کی؟

بنائے

اندو بھی تو کسی کو پسند کرے۔ اسی بناء پر تو میں سمجھتا ہوں، کہ اُسے ضرور مجھ سے محبت ہوگی، اور کوئی شک نہیں کہ وہ میری ہی درخواست کی منتظر ہے۔

سرپیش

تو حضور کو کب تک فرصت ہوگی۔

بنائے

آپ تو مجھ سے بھی بڑے ہیں، آپ اپنی شادی کی فکر تو کیجئے۔

سرپیش

[ٹالتے ہوئے] خیر، اب اُٹھو، اور جلدی سے کپڑے پہن لو، اُٹھ بھی چکو

بنائے

[اُٹھتے ہوئے] بس، کوٹ پہن کر ابھی آیا۔

[جاتا ہے]

سریش

[خود بخود البم کو دیکھتے ہوئے] کسقدر خوبصورت ہے، کیسی دلفریب آنکھیں ہیں، اور اتنی روشن! بنائے واقعی بہت خوش نصیب ہے

[بنائے داخل ہوتا ہے]

بنائے

سریش، تم ابونی بابو کا گھر جانتے ہو، میں ذرا تم سے پہلے جانا چاہتا ہوں، میں آج اندو سے شادی کا سوال کر رہی دونگا، تم پندرہ منٹ بعد پہنچنا۔

سریش

بہت بہتر، حضور۔ میں آپ کو وہاں پہنچا کر باغ تک ہوا خوری کر آونگا۔ اور دس پندرہ منٹ کے بعد تم سے جا ملوں گا۔

[دونوں جاتے ہیں] (پردہ)

Taj Tahir Foundation

دوسرا منظر

[ابوئی ناتھ گنگولی کا کمرۂ ملاقات]

ہدایات

[بنائے اور اندو، باتیں کرتے ہوئے داخل ہوتے ہیں]

اندو

مگر بنائے، یہ بات میرے خواب و خیال میں بھی آنے کی نہ تھی کہ ایک دن تم مجھ سے شادی کا سوال کر بیٹھو گے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ تم عمر میں مجھ سے کچھ بڑے ہو، مگر کیا تم نہیں جانتے کہ عورتیں بچپن ہی میں عقلمند ہو جاتی ہیں۔ مرد، بوڑھے ہو کر بھی نادان رہتے ہیں۔ تمہیں یاد ہو گا، تم کن جذبات کو دل میں جگہ دیئے ہوئے ہمارے گھر آیا کرتے تھے۔

بنائے

[قطع کلام کرتے ہوئے] ہاں ہاں، مجھے سب کچھ یاد ہے۔

Taj Tahir Foundation

اندو

[سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے] جب تم اپنے دل کے سارے راز مجھ سے کہدیا کرتے تھے، جب تم ایک لمحہ بھی میرے بغیر نہ گذار سکتے تھے، میرے دل میں وہ یاد اب تک محفوظ ہے۔ کیا اچھا زمانہ تھا۔ میں تمہیں بھائی کہکر پکارتی تھی۔ اور تم بہن۔ پھر رفتہ رفتہ وہ خیال جاتا رہا۔

بنائے

[کسی نئی اُمید سے بے چین ہوکر] میری بھی بالکل یہی حالت ہوئی۔ اور میں تم کو بہن کے لفظ سے پکارنا بھولتا گیا۔

اندو

[بات کا پہلو بدلتے ہوئے عُجلت سے] لیکن میں اس رشتہ کو بھلا نہ سکی، ہاں، تمہاری سادگی پر مجھے رحم آنے لگا، اور میں بے اختیار تم کو اپنا چھوٹا بھائی سمجھنے لگی۔

بنائے

[متعجب ہوکر] چھوٹا بھائی؟ ————

اندو

بڑا بھائی سمجھا، چھوٹا بھائی خیال کیا، مگر کبھی تم کو اس نظر سے نہیں دیکھا کہ ایکدن تم میرے شوہر بننے کی تمنا کروگے۔ تمہاری ان باتوں سے میرے دل کو تکلیف ہوتی ہے، بھائی، میرے پیارے بھائی، پھر مجھ سے یہ سوال کبھی نہ کرنا، اس خیال کو بھی اپنے دل سے نکال دو!

بنائے

تو کیا تم کسی اور سے محبت کرتی ہو؟

اندو

تم مجھ سے یہ کیوں پوچھتے ہو؟

بنائے

میں جانتا ہوں، یہ سوال بے محل ہے، مگر میں اسے پوچھے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اندو

تم اس کا جواب سُننا ہی چاہتے ہو، تو سُنو، میں نے آج تک

Taj Tahir Foundation

کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جسے دیکھکر میرے دل میں شادی کا خیال بھی آیا ہو۔

بنائے

[لجاجت سے] تو شاید — کبھی — کوئی وقت ایسا آجائے کہ تم مجھ سے — محبت — کرسکو — میں جلدی کے لئے نہیں کہتا۔

اندو

نہیں بنائے اس خیال سے درگزرو۔ میں کبھی تم کو اس نظر سے نہیں دیکھ سکتی۔ اور اگر دیکھ بھی سکتی تو کیا ہوتا۔ میں برہمن کی بیٹی ہوں۔ تمہارے ساتھ شادی نہیں کرسکتی۔

بنائے

کیوں؟ — تم تو برھمو ہو۔

اندو

میرے باوا برھمو ہیں، میں نہیں ہوں۔

بنائے

Taj Tahir Foundation

اور تمہاری ماں بھی تو برہمو ہیں۔

اندو

اور سب معاملات میں وہ آزاد خیال ہیں مگر شادی کے متعلق بہت محتاط ہیں۔ تم ڈاکٹر ناگن بوس کو جانتے ہو، اُنہوں نے بھی باوا سے شادی کی درخواست کی تھی، وہ تو کچھ نیم راضی سے تھے، مگر میں نے انکار کر دیا، اماں نے بھی یہ سُنکر صاف صاف کہدیا کہ میں اپنی بیٹی کی شادی، کایستھ سے کبھی نہ کرونگی۔

اچھا، اب اس ذکر کو چھوڑو سب لوگ یہیں آ رہے ہیں۔

[ابونی بابو، شاردا سندری اور ڈاکٹر نگندر ناتھ بوس داخل ہوتے ہیں]

ابونی

[ناگن سے مخاطب ہو کر] ناگن بابو، میں نے اندو سے ذکر کیا تھا وہ رضامند نہیں ہوتی۔

شاردا

[فوراً] میری بیٹی، کسی کایستھ سے شادی کرنے پر کیسے رضامند ہو سکتی ہے۔

ناگن

کیوں؟ برھمو سماجیوں میں، تو ایسی شادیاں ہوتی ہی رہتی ہیں۔

شاردا

ہم ایسے برھمو بننے سے باز آئے۔

ابونی

[کچھ سوچکر] ناگن بابو، تم نے اپنے والد سے بھی پوچھ لیا ہے،
وہ تو برھمو نہیں ہیں۔

ناگن

[سر کھجاتے ہوئے] اُن ن ن ن ن ن ن ن اُن سے تو
ابھی نہیں پوچھا۔

شاردا

تو پھر تمہارا سوال کرنا ہی فضول تھا۔

[تارک ناتھ دت، اسد ہاشمی، اور مینا داخل ہوتے ہیں]

ابونی

[ان کو داخل ہوتے دیکھکر] بنائے تارک بابو سے ملاقات ہے

Taj Tahir Foundation

[تعارف کراتا ہے]

[تارک سے مخاطب ہو کر] مسٹر بنائے بھوشن بیرسٹر ایٹ لا۔

[بنائے سے مخاطب ہو کر] مسٹر تارک ناتھ دت [تارک اور بنائے ہاتھ ملاتے ہیں]

تارک

[بنائے سے اپنی بیوی کی طرف اشارہ کر کے] یہ میری بیوی ہیں۔

[بنائے سدہامنی کی طرف ادباً سر خم کرتا ہے]

سدہامنی

[بنائے سے مینا کی طرف اشارہ کر کے] اور یہ ہماری بیٹی مینا ہے۔

[دونوں باہم، جنبش سر سے اظہار اعتراف کرتے ہیں]

ابونی

[بنائے سے ناگن کی طرف دیکھتے ہوئے] بنائے یہ ہیں ڈاکٹر ناگندر و ناتھ بوس۔ ایم۔ بی۔ سی۔ ایچ۔ بی۔

[بنائے اور ناگن مصافحہ کرتے ہیں]

[دوسرے دروازہ سے سریش داخل ہوتا ہے]

Taj Tahir Foundation

بناٹے

[سریش کو دیکھ کر] آہا، سریش تم آگئے [مجلس کو مخاطب کرکے] آپ ہیں میرے نہایت عزیز دوست، ڈاکٹر سریش چندر ایم۔ڈی

[سب بیٹھ جاتے ہیں، بناٹے کچھ علیحدہ ایک کونہ میں بیٹھتا ہے]

شاردا

ڈاکٹر چیٹرجی: بناٹے نے اکثر آپ کا ذکر کیا ہے۔ آج آپ سے ملکر بہت مسرت ہوئی۔

سریش

آپ اسقدر تکلف سے مجھے کیوں یاد فرماتی ہیں۔ بناٹے کی طرح مجھ بھی صرف سریش کہکر پکاریئے۔

شاردا

[خوش ہوکر] اچھا، اچھا، میں سریش ہی کہونگی۔ تو سریش، امید ہے کہ تم کبھی کبھی ہمارے یہاں آیا کروگے

سریش

بسر و چشم۔ حاضر ہوا کرونگا۔ بناٹے نے مجھے پہلے ہی سے مشتاق

بنا دیا ہے۔

شاردا

کس طرح ؟

سریش

بنائے اس گنگولی کے گانے کی اکثر تعریف کیا کرتے ہیں، امید ہے کہ اس لطف سے آج بھی ہم محروم نہ رہیں گے۔

شاردا

[مسکرا کر] اندو، بیٹی یہاں آؤ، سریش تمہارا گانا سننا چاہتے ہیں کچھ سنا دو۔

اندو

بہت بہتر — [گاتی ہے]

[گیت]

نیّا آن پڑی منجدھار ....

بیڑا لگا دو پار — رکھویّا .... نیّا آن ....

درشن بن جیون ہے کٹھن — تورے درشن بن جیون ہے کٹھن

Taj Tahir Foundation

موری برہن کٹے ہے تارے گن گن — رین کٹے ہے تارے گن گن.....

دل کو نہیں ہے قرار .... بیڑا لگا دو پار کھویا —

نیا آن پڑی منجدھار .... بیڑا لگا دو......

نرنجن تم بن نگرا اندھیرا ——— نرنجن تم بن نگرا اندھیرا —

دکھ بھنجن ہے درشن تیرا ——— دکھ بھنجن ہے درشن تیرا —

تیری لیلا ہے سنسار .... بیڑا لگا دو پار کھویا —

نیا آن پڑی منجدھار — بیڑا لگا دو پار.....

سب

واہ وا واہ ——— واہ وا ——— واہ —

سریش

[خود بخود] کیا آواز ہے! اُن تصویروں نے تو اندو کے ساتھ ظلم کیا ہے، یہ رنگ، یہ انداز اُن میں کہاں؟ ہاں، بنائے کے سوال کا کیا حشر ہوا، اُس نے آج شادی کی درخواست تو ضرور کی ہو گی، لیکن وہ تو کچھ اُداس سا معلوم ہوتا ہے، اندو بھی کچھ ایسی خوش نظر نہیں آتی۔

اندو

مینا، اب تمہاری باری ہے، تم بھی کچھ سناؤ۔

مینا

گانے میں تو مجھے کیا عذر ہو سکتا ہے، مگر، آپ کو سُن کر میرا گانا کون پسند کریگا؟

سدھا مائی

نہیں، مینا، اُٹھو، اندو کہتی ہے تو ضرور کچھ سنا دو۔

مینا

یوں ہی سہی۔

[مینا باجہ شروع کرتی ہے] [اندو بنائے کے پاس جاکر بیٹھتی ہے]

اندو

بنائے، مینا کو دیکھا۔

بنائے

ہاں ـــــ لیکن سمجھ گیا۔

اندو

Taj Tahir Foundation

تمہیں کچھ نہیں؟ —— تم کو تو اس سے شادی کرنا ہے۔

بناسے

مجھے؟ —— اس سے —— شادی؟ کیا کسی کا حکم ہے۔

اندو

ہاں، یہ میرا حکم ہے۔ میں نے ہمیشہ تم پر حکم چلایا ہے۔ کیا آج میں تم پر حکم چلانے کا اختیار نہیں رکھتی؟ بھائی، پیارے بھائی، میری بات مان لو، میں، مینا کو جانتی ہوں، بہت اچھی لڑکی ہے مجھ سے تین سال چھوٹی ہے، اسی سال ایف۔ اے پاس ہوئی ہے۔ سینا پرونا، کھانا پکانا، غرض خانہ داری کے تمام کاموں کا سلیقہ ہے، کہو تمہیں اس کا گانا بھی پسند آیا؟

بناسے

ابھی تو اس نے گانا شروع بھی نہیں کیا۔

اندو

ابھی گائے گی، باجہ درست کر رہی ہے۔

Taj Tahir Foundation

(رینا گانا شروع کرتی ہے)

گیت

ہے سندر روپ ہے رنجن، تم نندن پھول ہار

اے... سندر روپ ہے رنجن......

تم انت نو اشنت انتریامار

اے.... سندر روپ ہے رنجن......

آکاش گھومے چرنوں کو چومے اک پل میں سو سو بار

اے.... سندر روپ ہے رنجن......

گل کی مہک کہیں، مہ کی چمک کہیں، جلوؤں کا کب ہے شمار

اے.... سندر روپ ہے رنجن......

حسن صنم میں، نور حرم میں، قدرت تیری آشکار

اے.... سندر روپ ہے رنجی......

دل کا لہو اور آنکھ کا آنسو قدموں پہ تیرے نثار

اے.... سندر روپ ہے رنجن......

اندو

واہ کیا کہنا ہے۔

سب

واہ وا۔ بہت خوب، بہت خوب۔

اندو

کہو اب کیا رائے ہے؟

بنائے

ہاں، گاتی تو خوب ہے۔

اندو

سچ سچ کہو، مجھ سے اچھا گاتی ہے یا نہیں؟

بنائے

ہاں، باجہ کے ساتھ اس کی آواز خوب مل رہی ہے۔

[اندو اُٹھکر سا ہانی کے پاس جاتی ہے]

اندو

[سا ہانی سے] بنائے بابو سے تو اب آپ کی ملاقات ہو گئی۔

Taj Tahir Foundation

کہئے آپ نے ان کے متعلق کیا رائے قایم کی ؟

سدہانئی

شکل صورت تو اچھی ہے، مگر آدمی کچھ خشک سا معلوم ہوتا ہے۔ سُنا ہے آجکل کام خوب چل رہا ہے، شاید اسی کا گھمنڈ ہے۔

اندرو

نہیں نہیں، اس کی خاص وجہ ہے۔ اُن کو ذرا اپنے گھر بلا کر تو دیکھئے۔ آپ اُن کے مزاج سے واقف ہو جائیں گی۔

سدہانئی

ہاں یہ ٹھیک ہے، کل ہی ہمارے ہاں دعوت ہے، ان کو بھی بلا لوں گی۔

[ملازم داخل ہوتا ہے]

ملازم

[ابونی سے] حضور کھانا تیار ہے۔

ابونی

[اُٹھ کر اور سب سے مخاطب ہو کر] تشریف لے چلئے۔

Taj Tahir Foundation

[سب جاتے ہیں]

پردہ

تیسرا منظر

تارک ناتھ دت کا کمرۂ ملاقات

[ہدایات]

[بنائے اور سریش باتیں کرتے ہوئے داخل ہوتے ہیں]

بنائے

[جیب سے گھڑی نکال کر دیکھتے ہوئے] مگر سریش، ہم تو وقت سے کچھ پہلے آ گئے۔

سریش

آؤ بیٹھ جاؤ۔ مجھے تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔

[دونوں بیٹھ جاتے ہیں]

سریش

[سوچتے ہوئے] تو، تمہیں جواب مل گیا۔

بنائے

Taj Tahir Foundation

[بگڑ کر] جواب سا جواب، وہ تو کہتی ہے تم میرے چھوٹے بھائی ہو
اور سروش میں اُس سے پانچ سال بڑا ہوں۔

سروش

کہتی تو سچ ہے، شوہر کو بیوی سے کم از کم دس برس بڑا ہونا چاہئے۔
عورتوں کی ہوشمندی عمر پر منحصر نہیں۔

بنائے

لیکن سُنا ہے، کہ بادشاہ، اور عورت اُسی سے محبت کرتے ہیں جو
ہر وقت اُن کے پاس رہتے ہوں، اگر یہ صحیح ہے تو اندو کو ضرور مجھ
سے محبت ہونی چاہئے۔

Taj Tahir Foundation

سروش

مگر عورت اپنے بچپن کے ساتھیوں کو ہمیشہ اُسی نظر سے دیکھتی ہے۔
اُن سے اس قسم کی محبت نہیں کر سکتی۔

بنائے

[مایوسی سے] ہاں، اس میں اب کیا شک ہے، اگر اندو کو مجھ سے محبت
ہوتی، تو کبھی میری شادی، مینا سے کرانے کی تدبیر نہ کرتی۔

سریش

مگر بینا بھی تو خوبصورت ہے، اور تمہاری ہم قوم بھی ہے۔

بنائے

تو، اگر آپ، بینا کو اسقدر پسند کرتے ہیں، تو اس سے خود ہی شادی کیوں نہیں کر لیتے۔

سریش

اگر وہ میری ہم قوم ہوتی تو یقیناً میں اُس سے شادی کرنے میں پس و پیش نہ کرتا۔

بنائے

تو، شادی کے معاملہ میں، تم بھی ذات پات کے قائل ہو۔

سریش

بے شک۔

بنائے

تو پھر تم کو اندو سے شادی کرنی چاہئے۔

سریش

Taj Tahir Foundation

تو تم اُسے چھوڑ چکے ہو کیا؟۔

بنائے

اُس نے مجھے چھوڑ دیا، میں اُسے کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔ مگر سریش اندو ابھی تک نہیں آئی، تم یہیں ٹھیرو، میں اُس کو دیکھ آؤں۔

[بنائے جاتا ہے]

سریش

[خود بخود] اگر بنائے اندو کا خیال چھوڑ دیتا، تو میں بھی ایک مرتبہ قسمت آزما لیتا۔ بنائے کی دوستی کا لحاظ اندو کی محبت کے خیال کو اُبھرنے نہیں دیتا، اگر دنیا میں کوئی ایسی چیز ہے جسکو پہلی نظر کی محبت کہہ سکتے تو میرے دل میں وہ محبت یقیناً پیدا ہو چکی ہے لیکن اب اس محبت کو دل کی گہرائیوں میں ہی دفن رہنا چاہئے اور جب تک بنائے کی شادی کسی دوسری جگہ نہ ہو جائے اس کا نام بھی زبان پر نہ آنا چاہئے۔ بنائے کو اتنی دیر کہاں ہو گئی، دیکھوں۔

[جاتا ہے]

[دوسری طرف سے اندو اور بینا داخل ہوتی ہیں]

Taj Tahir Foundation

اندو

مینا، کل تو، ہمارے یہاں تم نے کئی نئے آدمیوں کو دیکھا، تمہاری اُن کے متعلق کیا رائے ہے۔

مینا

ایک ایک کر کے پوچھو تو بتاؤں۔

اندو

اچھا تو ناگن بابو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔

مینا

شکل صورت تو اچھی ہے، مگر چہرہ پر کچھ زنانہ پن برستا ہے۔ اگر عورت ہوتے تو کیا کہنا تھا۔ مگر جبتک بیٹھے رہے کوئی بات نہیں کی۔ کچھ افسردہ سے معلوم ہوتے تھے۔

اندو

خیر، افسردگی کا تو سبب بھی تھا۔ اب کہو سریش بابو کی بابت کیا خیال ہے۔

مینا

وضع قطع بہت شریفانہ تھی، گفتگو کا بھی خاص انداز تھا۔ مگر سنجیدگی اور متانت

بہت زیادہ ہے۔

اندو

اور بنائے؟

مینا

[بے پروائی سے] بنائے! ہاں، اماں جان نے اس قسم کا نام تو لیا تھا، مگر میں نے اُن کو نہیں دیکھا۔ وہ کون تھے، کہاں بیٹھے تھے۔

اندو

[اپنے آپ سے] سمجھ گئی۔ [مینا سے مخاطب ہوکر] آج وہ آئیں، تو ذرا اچھی طرح دیکھ لینا، وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں، میں چاہتی ہوں کہ تم بھی مجھے مشورہ دے سکو۔

مینا

[طنز سے] تم نے مکھڑا بھی تو چاند سا پایا ہے، تم سے شادی کرنا کون نہ چاہے گا۔ مگر ہیں تو وہ بھی کایستھ۔

اندو

تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ کایستھ ہیں۔ تم تو کہتی تھیں کہ تم اُن سے

Taj Tahir Foundation

واقف نہیں ہو۔

مینا

[ذرا سنبھلکر] کہا تو، کہ اماں جان نے اُن کا ذکر کیا تھا۔

اندو

گھبراؤ نہیں، اُنہوں نے میرے لئے باوا سے سوال نہیں کیا، صرف مجھ سے کہا تھا، اور میں نے انکار کر دیا ہے۔ میدان خالی ہے۔ تمہارے لئے کوئی رکاوٹ نہیں۔

مینا

تو اگر تم کسی برہمن ہی سے شادی کرنا چاہتی ہو، تو سریش بابو سے کیوں نہیں کر لیتیں۔ میں خوب سمجھتی ہوں، اُنہیں کی تعریف سننے کو یہ تمہید اُٹھائی گئی تھی۔

اندو

[سنبھلکر] تمہید، سریش کی تعریف کے لئے نہ تھی، بنائے کی تعریف تمہاری زبانی سننے کی ضرورت تھی۔ مگر یہ ننھی سی جان، اتنی چالاک ہوگی اس کا مجھے سان گمان بھی نہ تھا۔

Taj Tahir Foundation

مینا

آنے دو سریش بابو کو سب کچھ صاف صاف نہ کہدوں تو کہنا۔

اندو

چپ چپ، وہ دیکھو سب کے سب آ گئے

[تارک ناتھ، سدہامئی، آبونی، شاردا، ناگن، بنائے۔ سریش وغیرہ داخل ہوتے ہیں]

سدہامئی

[میناسے] مینا، تمہاری وائیولن کہاں ہے ذرا اُٹھا تو لاؤ۔

مینا

وائیولن کا کیا کام ہے، یہ رکھی ہے۔

سدہامئی

سریش تمہارا گانا سننے کو کہہ رہے ہیں۔

مینا

ہم ہی روز روز گائیں۔ اور یہ سب سُنا کریں۔

سریش

Taj Tahir Foundation

گانا تو کچھ عورتوں ہی کو زیب دیتا ہے، مردوں کا گانا ذرا خطرناک ہوتا ہے۔

سدھاشی

[حیران ہو کر] خطرناک کیسا؟

سرپش

یہی کہ اُن کی دلکش آواز سے کانوں کے پردے پھٹنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

سب

[ہنستے ہیں] ہا ہا ہا.........................

مینا

تو آپ کو دوسروں کے کانوں کا کیا غم، ہم تو آج آپ سے ضرور گانا سُنیں گے۔

بنارئے

[خود بخود] جواب تو ترکی بہ ترکی دیتی ہے۔

سرپش

Taj Tahir Foundation

دیکھئے ہم تو مہمان ہیں، آپ کا فرض ہے کہ آپ ہماری خاطر کریں۔

مینا

اچھا تو شرط یہی ہے کہ آپ سب کو بھی گانا پڑے گا۔

ناگن

مجھے تو معاف رکھئے گا، میں تو تان سین ہی ہوتے رہ گیا۔

سریش

[مینا سے] خیر آپ گائیے تو، پھر دیکھا جائے گا۔

اندو

ہاں، مینا اب گاؤ بھی۔

[مینا اندو کی طرف رُخ کر کے گاتی ہے]

[گیت]

چھوڑ دے، مورے پیا کو بیرن، چھوڑ دے مورے پیا کو بیرن، چھوڑ دے

مورا سانورا ساجن، چھوڑ دے مورے پیا کو بیرن، چھوڑ دے

جب سے گیا تو نے شام کو بس میں

بھٹکت ہوں بن جوگن بن بن، چھوڑ دے مورے پیا کو بیرن، چھوڑ دے

Taj Tahir Foundation

اب کے جو آئیں پیا، مورے انگنوا

چرنو نیں واکے ڈالوں پریم کے بندھن، چھوڑ دے مورے پیا کو بیرن چھوڑ دے

من میں چھپا کے راکھوں، نینوں میں لاکے راکھوں

جھپکوں پلک ناہیں، نسدن، پل چھن، چھوڑ دے مورے پیا کو بیرن، چھوڑ دے

سب

بہت خوب۔

بنائے

کیا کہنا ہے۔

سریش

واہ وا واہ۔

اندو

[مینا کے پاس جا کر] میں نے تو چھوڑ دیا ہے۔

مینا

[شرما کر] اندو، اب سریش بابو کی باری ہے۔

[اندو شرم سے گردن جھکا کر خاموش ہو جاتی ہے]

Taj Tahir Foundation

سریش

تو میں حاضر ہوں۔

[سریش ہارمونیم پر گاتا ہے]

[گیت]

ہر رنگ میں ہے تیری شان نئی
شان نئی، ہر آن نئی - ہر رنگ میں.....
دیس میں تو پردیس میں تو
ہر شکل میں تو ہر بھیس میں تو..... ہر رنگ میں.....
تو صحن چمن میں پھول بنا
تو بحر میں بن کر موج اُٹھا - ہر رنگ میں.....
تو رنگِ شفق، تو ماہِ اُفق
تو صبح طرب، تو شام قلق

ہر رنگ میں ہے.....

Taj Tahir Foundation

سب

واہ وا واہ

بنائے

سریش تم تو خوب گاتے ہو۔ بھائی۔

اندو

بنائے، اب تم گاؤ۔

مینا

[خود بخود] اندو تو بنائے بابو بھی نہیں کہتی، اور کہتی کس حکومت سے ہے۔ "بنائے اب تم گاؤ۔" اتنی بے تکلفی۔

بنائے

[اندو سے] تم جانتی ہو، میں گانا نہیں جانتا، پھر بھی اصرار ہے۔

مینا

[خود بخود] اتنی راہ و رسم ہے۔

تارک

گائیے بھی بنائے بابو، ایسا بھی کیا تکلف۔

بنائے

اگر آپ فرماتے ہیں، تو خیر۔ [بنانے اندو کی طرف مخاطب ہو کر گاتا ہے]

[گیت]

مورے من میں آن بسو ساجن
مورے انگ میں آن رچو ساجن

نارائن، اناتھ، نرنجن ہو   آنکھوں کی جوت ہو انجن ہو
سکھ داتا ہو دکھ بھنجن ہو   میرے دکھ سنکٹ کو ہرو ساجن

مورے من میں آن بسو ساجن

مورے من میں دھونی رمائے دیو   ہردے میں سیج بچھائے دیو
مجھے ذات میں اپنی ملائے دیو   موہے اپنے ہی رنگ رنگو ساجن

مورے من میں آن بسو ساجن

تم سورج میں تم چندر میں   تم نگر ڈگر میں ساگر میں
مورے نینن کے جل مندر میں   تم سندر رتسرن دھرو ساجن

مورے من میں آن بسو ساجن

سب

واہ وا واہ۔

مینا

[خود بخود] ہوں، اندو نے بنانے کو چھوڑ تو خوب دیا ہے۔

سریش

کیا کہنا ہے، بنائیے اگر کچھ دن اور یونہی مشق کر لیں گے تو معاش سے بیفکر ہو جاؤ گے۔

ناگن

[بظاہر اپنے آپ سے] ہم سے گانے کے لئے کوئی نہیں کہتا۔

مینا

اس بھول سے آپ معذور نہیں ہو سکتے۔ اب آپ گائیے۔

ناگن

بشرطیکہ ہارمونیم آپ بجائیں۔

مینا

[ہارمونیم کے پاس بیٹھکر] فرمائیے۔

[ناگن مینا کی طرف دیکھتے ہوئے گاتا ہے]

[گیت]

ناگن ہم تو تمہاری پوجا کریں گے ساجن.......

Taj Tahir Foundation

من میں بچھائے کے پریم کا آسن، ہم تو.........

جب سے پریم کیا ہے تم سے، سب سے ہوئے نیارے

دور رکھو یا پاس بُلا لو، ہم تو داس تمہارے ہم تو.......

آنسوؤں کے پھولوں سے ہم نے نینن تھال سجایا

ماتھے پر بھگتی کے چندن کا ہے تلک لگایا ہم تو.......

بنائے

[ناگن کے انداز کو دیکھ کر خود بخود] اوہ ہو، یہ بدمعاش تو مینا سے اظہار عشق کر رہا ہے۔ کہیں یہ بھولی لڑکی اس کے دام فریب میں نہ پھنس جائے۔ میں اسے بچاؤں گا۔

[بنائے سریش کو نیکر، تارک اور سدہامئی کے پاس جاتا ہے]

اندو

[مینا سے] بنائے اور ناگن بابو تو خوب گاتے ہیں۔

مینا

[شرارت سے] سریش بابو کی تعریف تو اُڑا ہی دی۔

سدہامئی

Taj Tahir Foundation

[میناسے] مینا ذرا ادھر تو آؤ۔

[میناسد ہامنی کے پاس جاتی ہے] [بنلے ناگن کے پاس آتا ہے]

بنانے [ناز سے] ڈاکٹر بوس، مجھے مبارکباد دو، مینا مجھ سے منسوب ہوگئی ہے۔

ناگن [متحیر ہوکر] مبارکباد، جناب۔

[بنانے مسکراتا ہوا سریش کی طرف بڑھتا ہے]

ناگن [علیحدہ] بنانے یہ سب کچھ مجھے ذلیل کرنے کے لئے کر گذرا ہے۔

میں بھی دیکھ لونگا۔ [جاتا ہے]

پردہ

Taj Tahir Foundation

دوسرا باب

پہلا منظر

بنائے بھوشن متر کا دفتر

[ہدایات]

[بنائے اور سریش آمنے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں اور سگرٹ پی رہے ہیں]

سریش

مگر اس بات کی تو میں ضرور تعریف کروں گا کہ تم نے مس گنگولی کو اتنی جلد بھلا دیا۔

بنائے

سچ سچ پوچھتے ہو . . . میں اندو کو اب تک نہیں بھلا سکا۔

سریش

Taj Tahir Foundation

[کچھ حیران ہوکر] تو پھر تم نے شادی کرنے میں ایسی جلدی کیوں کی۔

بنائے

میں نے صرف ایک اخلاقی فرض ادا کیا ہے۔ میں اس ذلیل بدمعاش ناگن بوس کو کبھی اجازت نہ دے سکتا تھا کہ وہ مینا کی سی بھولی لڑکی کی زندگی برباد کردے۔

سریش

[سوچتے ہوئے] تو تم نے ایک برائی کا علاج ایک دوسری برائی سے کیا ہے۔ اب کیا ہو سکتا ہے بنائے؟

بنائے

[فوراً] نہیں سریش میں مینا سے محبت کرونگا۔ اندو سے بھی زیادہ محبت کرونگا۔

سریش

مگر بنائے، ان دونو محبتوں میں بڑا فرق ہوگا۔ مینا بہت عقلمند ہے وہ اس ظاہرداری کے پردے میں حقیقت کو دیکھ لیگی۔

[سریش کی نظر البم پر جا پڑتی ہے]

Taj Tahir Foundation

بنائے تم کتنے بیوقوف ہو۔ تمہاری شادی کے بعد اس البم کو یہاں نہ رہنا چاہئے۔ تم عورتوں کی طبیعت سے واقف نہیں۔

بنائے

[البم کو اُٹھاتے ہوئے] لو میں اسے بند کئے دیتا ہوں۔ ابھی ابھی اسے میں نے ذرا دیکھنے کو نکالا تھا۔

[میز کے دراز میں رکھ کر اسے بند کر دیتا ہے]

سریش

میرے خیال میں تو تمہارے گھر میں اس کی موجودگی ہی اچھی نہیں اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو اسے میں اپنے پاس رکھوں۔

بنائے

جب تمہاری شادی اندو کے ساتھ ہو جائیگی تو میں اسے تمہیں دے دونگا۔

سریش

دیکھو بنائے، میاں بیوی میں کوئی راز نہ ہونا چاہئے۔ یہ آنکھ مچولی گھروں میں نہیں کھیلی جاتی۔

Taj Tahir Foundation

بنائے

اوہ، یہہ تو ایک معمولی بات ہے۔

سرپلش

یہی معمولی باتیں بڑھتے بڑھتے بہت اہم ہو جاتی ہیں۔ تم اس البم کو مجھے دیدو۔

بنائے

[مسکرا کر] تو یہ کیوں نہیں کہتے تمہیں اندو سے محبت ہو گئی ہے۔ سچ سچ کہو سرپلش، ہے نا؟

سرپلش

[بڑی متانت سے] جس دن سے میں نے اندو کو دیکھا ہے۔ اسی دن سے مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے۔ مگر بنائے، میں نے عہد کر لیا تھا کہ جبتک تمہاری شادی نہ ہو جائے گی میں اس کا ذکر تک نہ کرونگا۔

بنائے

[مسکرا کر] تو خیر تمہیں اس عہد پر قایم رہنے کے لئے کچھ ایسی تکلیف

Taj Tahir Foundation

برداشت کرنا نہیں پڑی۔ اب تو میری شادی ہو چکی ہے۔ تم بھی اندو سے شادی کا سوال کر دو۔

سریش

مجھے اس کے دل کا حال کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ خدا جانے وہ مجھے پسند بھی کرتی ہے یا نہیں؟

بنائے

یہ بات تو مینا اچھی طرح معلوم کر سکتی ہے۔ عورتیں اپنے راز عورتوں سے نہیں چھپایا کرتیں۔

سریش

مگر مجھے عورتوں کی قوت فیصلہ پر اعتماد نہیں۔ وہ ہر معاملے میں بہت جلد رائے قایم کر لیتی ہیں۔ ہاں اگر تم یہ تکلیف گوارا کرو تو میں بہت ممنون ہونگا۔

بنائے

بہت اچھا۔ میں اندو سے اس کے خیالات معلوم کر لونگا۔ غالباً وہ مجھ سے سب کچھ کہہ دیگی (اُٹھکر) لو آؤ ذرا ہوا خوری کر آئیں

بیٹھے بیٹھے جی اُکتا گیا ہے۔

سریش

نہیں بھائی میں تمہارے ساتھ نہ جاؤنگا۔ مسز مِتر خفا ہو جائینگی اب تمہارے وقت پر اُنہیں کا حق ہے۔

بنائے

اجی نہیں وہ تو مکان کی آراستگی میں اسقدر مصروف ہیں کہ اُنکو خفا ہونے کی بھی فرصت نہیں۔

سریش

تو چلو

[جاتے ہیں، مینا دوسرے دروازے سے داخل ہوتی ہے]

بنائے

[سوچتے ہوئے] میرا خیال غلط تھا۔ ان کو اندو سے محبت نہیں۔ نہ اندو کو ہی ان سے محبت ہے۔ اگر اسے محبت ہوتی تو وہ ان کی شادی ہی مجھ سے کیوں ہونے دیتی۔ اندو یقیناً سریش بابو کو چاہتی ہے۔

Taj Tahir Foundation

[اس کی نظر کنجیوں پر جا پڑتی ہے]

لو وہ اپنی کنجیاں تو یہیں بھول گئے۔ کتنے بے پرواہیں۔ مگر یہ کنجیاں ہیں کیسی۔ گھر بھر کی کنجیوں کا گچھا تو میرے پاس ہے۔ وہ ایسا کونسا قیمتی خزانہ ہے جس کی کنجیاں وہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اس میز کے دراز کو کھول کے تو دیکھوں اسمیں کیا رکھا ہے...

[کنجیاں لیکر میز کی طرف بڑھتی ہے پھر کچھ سوچکر رُک جاتی ہے]

جانے بھی دو مناسب نہیں۔

[کنجیوں کے گچھے کو اچھال اچھال کر سوچتی ہے۔ اور پھر بالکل غیر ارادی طور پر کنجیوں کو باری باری دراز کے تالے میں لگاتی ہے۔ تالا کھل جاتا ہے اور وہ دراز کو ایکبار کھینچ لیتی ہے]

واہ وا اس میں تو تصویروں کا البم ہے۔

[البم کو نکالکر دیکھتی ہے]

یہ تو اندو کی تصویر ہے۔ مگر اسوقت کی جب وہ بہت چھوٹی تھی۔

[پھر دوسرا ورق اُلٹتی ہے]

یہ بھی اندو ہی کی تصویر ہے۔

[پھر جلدی جلدی ورق اُلٹتی ہے اور پریشان و مغموم ہو جاتی ہے]

ہیں! یہ تو سب کی سب اندو ہی کی تصویریں ہیں۔ اسمیں اتنے ورق خالی ہیں، میری تصویروں کو اس البم میں نہیں رکھا۔

[پھر کُھلی ہوئی دراز کی طرف دیکھتی ہے اور بہت سے خطوط دیکھ کر حیران ہو جاتی ہے]

اس دراز میں تو خط ہی خط ہیں۔

[ایک خط اُٹھا کر دیکھتی ہے]

"میرے پیارے بنائے

اب تمہارے بغیر وقت کاٹنا مشکل ہو گیا ہے۔ .... تمہیں میری کیا پرواہ۔ وہاں ہر وقت مہ جبینوں کا جمگھٹا ہوگا۔ میں تمہیں کیوں یاد آتی۔ .... مگر میرا تمام وقت تمہاری یاد میں ہی گذرتا ہے۔ ......

تمہاری

اندو"

"تمہاری اندو" کیا کوئی عورت اپنے شوہر کے سوا کسی اور کو ایسا

خط لکھ سکتی ہے .... دیکھوں تو ان خطوں میں کیا لکھا ہے ......

[ایک ایک کر کے کئی خط کھولتی ہے اور انہیں سرسری نظر سے پڑھتی جاتی ہے]

"تمہاری پیاری اندو" "تمہاری وفادار اندو" "تمہاری اور صرف تمہاری اندو"

[خطوں کو دراز میں پھینک دیتی ہے]

آہ میں اب نہیں پڑھ سکتی۔ اس سے زیادہ مجھے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں.........

[سوچتے ہوئے] تو یہ شادی محض ایک بہانہ ہے تاکہ وہ اس پردے میں کھلم کھلا عیش کریں۔ آہ میں نے کتنا دھوکا کھایا۔ کتنی بڑی غلطی کی...............

اگر میں ناگن سے شادی کر لیتی.........ہیں! ہیں!! ہیں کیا کہہ گئی۔ وہ برے سہی۔ اندو بد عصمت سہی، مگر کیا ان کے ساتھ میں بھی بدکار ہو جاؤں.........نہیں! ہرگز نہیں!!

[استقامت سے اٹھ کر البم کو دراز میں بند کر دیتی ہے] (پردہ)

Taj Tahir Foundation

دوسرا منظر

ابونی بابو کا کمرۂ ملاقات

[ہدایات]

[ناگن کمرے میں بیٹھا ابونی بابو کا انتظار کر رہا ہے اور خود بخود اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہے]

ناگن

بنائے کی قسمت ہے تو زبردست! سچ ہے خدا جسے دیتا ہے اسیطرح دیتا ہے اور جسے محروم رکھتا ہے میری طرح ہر بات سے محروم رکھتا ہے.... مگر میرا خیال تھا کہ بنائے اندو سے محبت کرتا ہے اور اُس نے صرف مجھے ذلیل کرنے کے لئے مینا سے شادی کر لی ہے.......... نہیں نہیں وہ ضرور مینا سے محبت کرتا ہے....

[ابونی۔ ستارہ اور سریش داخل ہوتے ہیں]

ابونی

Taj Tahir Foundation

[ناگن سے ہاتھ ملاکر] معاف کیجئے گا ڈاکٹر بوس۔ مجھے آنے میں ذرا دیر ہوگئی۔ میں کچھ ایسا ہی مصروف تھا۔

ناگن

کچھ مضائقہ نہیں۔ کہیئے آپ کی طبیعت تو اچھی ہے۔

ابونی

آپ کی مہربانی [سریش کی طرف متوجہ ہوکر] ہاں سریش تم نے تو کہا تھا کہ میں اکثر آیا کرونگا۔

شاروا

اُس دن کے بعد آج ہی تو تم آئے ہو۔

سریش

میں ان دنوں اتنا مصروف رہا ہوں کہ بنائے تک سے ملنے کی فرصت نہیں ہوئی [دروازے کی طرف دیکھ کر] آہا گیا اچھا ہوا بنائے اور مسز متر بھی یہیں آگئے۔

[سب ایک دوسرے سے ملتے ہیں]

شاروا

Taj Tahir Foundation

[مینا سے] مینا تم کچھ بیمار ہو گیا؟ تمہارا چہرہ کیوں اُترا ہوا ہے۔

مینا

نہیں تو میں تو بالکل تندرست ہوں۔

ناگن

[علیحدہ ہو کر] ہوں! ضرور کوئی نہ کوئی بات ہے اس موقع سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہیئے [پھر مجلس سے مخاطب ہو کر بڑی ہمدردی کے انداز سے] تندرست رہیں بھی کیسے مسٹر متر تو دن رات اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں نہ کبھی سیر نہ کوئی تفریح۔ ہر وقت گھر میں بند رہنے سے چہرہ نہ اُترے تو اور کیا ہو [سریش سے مخاطب ہو کر] ڈاکٹر چٹرجی اگر مسٹر متر کو فرصت نہیں تو آپ ہی ان کے ساتھ ہوا خوری کو تشریف لے جایا کریں۔

بنائے

سریش کو اتنی فرصت کہاں۔ ہاں ڈاکٹر بوس اگر آپ ہی کبھی کبھی یہ تکلیف گوارا فرما لیا کریں تو بڑی عنایت ہو۔ آپ کے تو ان کے خاندان سے دیرینہ تعلقات ہیں۔

ناگن

بھلا مجھے کیا عذر ہوتا۔ میں ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ آہا خوب یاد آیا۔ کل پکچر پیلیس میں کلوپٹرا کا مشہور ڈراما دکھایا جائیگا۔ اگر آپ انہیں وہاں لیجائیں تو یقیناً ان کا دل بہل جائیگا۔

بنائے

کل شام کو ہے۔ میں تو کل سات روز کے لئے بھاگلپور جا رہا ہوں بہت بڑا مقدمہ ہے۔ اور میں دس ہزار روپے فیس بھی لے چکا ہوں۔

مینا

کلوپٹرا کا ڈراما دیکھنے کا تو مجھے مدت سے اشتیاق تھا۔ لیکن خیر پھر کبھی دیکھ لیا جائیگا۔

ناگن

[جلدی سے] مگر کل تو اس ڈرامے کی آخری رات ہے۔ پھر کیا معلوم کبھی ہو یا نہ ہو۔

بنائے

تو کیا ہرج ہے۔ مینا تم شوق سے جاؤ۔ ڈاکٹر بوس تمہیں اپنے ساتھ

Taj Tahir Foundation

لے جائیں گے۔ [ناگن سے] کیوں ڈاکٹر بوس آپ کل شام کو مصروف تو نہیں۔

ناگن

مصروف ہوتا بھی تو کیا تھا۔ یہ تو ایک ضروری کام ہے۔ میں ضرور حاضر ہونگا۔

مینا

نہیں نہیں میں نہ جاؤنگی میری طبیعت کچھ اچھی نہیں۔

بنائے

اسی لئے تو تمہیں جانا چاہئے۔ میری مصروفیتوں کی وجہ سے تم پر بڑا ظلم ہو رہا ہے [ناگن سے] ڈاکٹر بوس آپ کل انہیں ضرور لیجائیگا۔

ناگن

بہت بہتر

مینا

[علیحدہ ہوکر] ان کو میری ذرا بھی پروا نہیں۔ ایک غیر آدمی کے ساتھ مجھے باہر جانے کی اجازت دے رہے ہیں۔ ایسی محبت جسمیں رشک

Taj Tahir Foundation

نہ ہو محبت ہی نہیں ہوسکتی۔

بنائے

[ناگن سے] ہاں میری غیر موجودگی میں آپ کبھی کبھی آکر انکی خیریت دریافت کرتے رہیئے گا۔ [سریش سے] سریش تمہیں بھی اگر فرصت ہو تو آتے جاتے رہنا۔

سریش

بسر و چشم۔ آپ کے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں بنائے آج گانا وانا کچھ نہ ہوگا۔

بنائے

دیکھئے اگر اندو مہربانی کر دے تو شاید کچھ ہو جائے۔

مینا

[خود بخود] گویا مجھ سے کہنے کا تو ان کو کوئی حق ہی نہیں۔

اندو

مجھے تو آج زکام سا ہو رہا ہے۔ ہاں مینا گائیگی۔ آؤ مینا کچھ سنا دو۔

مینا

Taj Tahir Foundation

[اظہار خفگی سے] نہیں میں نہیں گا سکتی۔

ناگن

[علیحدہ ہو کر] آج تو بہت خفا ہیں۔

اندو

[مینا سے] نہیں گاؤ گی کیا؟ ہم تو آج تمہیں سے سُنیں گے۔

مینا

[طنز سے] سریش بابو سے کہو وہ تمہیں سنائیں گے۔

سریش

[مصنوعی عاجزی سے] ہم غریب مردوں کو بھی ذکام ہو سکتا ہے۔

شاردہا

[سریش سے] اب تم بھی عورتوں کی طرح تکلف کرنے لگے۔ سریش گاؤ بھی

سریش

[مجبور سا ہو کر] فرمائیے کیا عرض کروں۔

شاردہا

Taj Tahir Foundation

جو تمہارا جی چاہے۔ کوئی غزل سنادو۔ تو کیا کہنا۔

سریش

بہت بہتر۔ جو ارشاد۔

[سریش گاتا ہے مگر بار بار اندر کو مخاطب کرتا ہے]

غزل

کسقدر ستمگر ہیں اور جفا نہیں کرتے
غمزہ بھی تغافل میں وہ روا نہیں کرتے
عشق میں عزیزوں کی چارہ سازیاں معلوم
اب دوا نہیں ہوتی اب دعا نہیں کرتے
رہ گئے ہم آخر کو سادگی امیدوں کی
اسقدر بھی اے ہمت حوصلا نہیں کرتے
میں غریب کیا کہتا تم کو آرزو دشمن
ورنہ تم جو کرتے ہو آشنا نہیں کرتے
کیا اُنہیں سے کہدوگے مدعا تھا اپنا
وہ جو مسکراتے ہیں اور سنا نہیں کرتے

Taj Tahir Foundation

اندو

[الگ ہو کر] کیا واقعی سریش مجھ سے محبت کرتا ہے۔ غزل گاتے وقت وہ میری طرف کیوں دیکھتا تھا۔

بنائے

[اندو کو علیحدہ کھڑے ہوئے دیکھ کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے] اوہو میں سریش کا کام تو بھول ہی گیا۔ اندو! ذرا ادھر تو آنا مجھے تم سے ایک کام ہے۔

اندو

[دوسرے کمرے میں جاتے ہوئے] گیا

[دونوں جاتے ہیں]

مینا

[یکلخت بیقرار ہو کر اور دونوں ہاتھوں سے سر کو تھام کر] اُف میرا سر چکرا رہا ہے، مجھے غش سا آ رہا ہے۔ میں گھر جاؤنگی۔

ناگن

[کچھ سمجھ کر] سمجھ گیا۔

Taj Tahir Foundation

شاردہا

[مینا سے] تو بنائے کو بلاؤں ؟

ناگن

[علیحدہ ہو کر] یہی وار کرنے کا موقع ہے [آگے بڑھ کر] نہیں آپ انہیں کیوں تکلیف دیتی ہیں۔ میں بھی جا رہا ہوں۔ انہیں لیتا جاؤنگا۔

شاردہا

[گھبرا کر] آپ کھانا نہیں کھائیں گے کیا ؟

ناگن

معاف کیجئے گا میری طبیعت اچھی نہیں۔ ہاں اگر آپ کو ان کے میرے ساتھ جانے پر اعتراض ہو تو الگ بات ہے۔

شاردہا

[مجبور ہو کر] نہیں اعتراض بھلا کیا ہو سکتا ہے۔ [مینا سے] مینا کیا واقعی تم گھبرا گئی ہو۔

مینا

[بہت لاچاری سے] ہاں اب میں بالکل ٹھیر نہیں سکتی۔

Taj Tahir Foundation

ناگن

[جلدی سے تو پھر آئیے تشریف لے چلئے

[دونو جاتے ہیں]

شاردہا

[عذرخواہی کے انداز سے] ناگن آدمی ملنسار ہے۔ میں اسے اتنا اچھا نہ سمجھتی تھی۔ سچ ہے انسان کے ظاہر اور باطن میں بہت فرق ہوتا ہے

[اندو اور بنائے واپس آتے ہیں]

شاردہا

بنائے۔ مینا کے سر میں درد تھا۔ ناگن بابو تمہارے گھر کی طرف جا رہے تھے میں نے اُسے اُن کے ساتھ بھیج دیا ہے۔ وہ پہنچاتے جائیں گے۔

بنائے

آپ نے بہت اچھا کیا۔ میں ناگن کا شکریہ ادا کرونگا ہاں اندو کچھ گاؤ تو! تمہیں نہ کام دُکام کچھ نہیں۔

اندو

Taj Tahir Foundation

مینا کی طبیعت اچھی نہیں۔ تم گھر جاؤ۔

بنائے

تو کیا آج کھانے سے جواب رہے گا۔ [شاردہا سے] مینا کے سر میں درد ہی تھا نا؟ یہ تو عورتوں کو ہمیشہ ہوا کرتا ہے۔

سریش

[بنائے کو الگ لے جاتے ہوئے] بنائے ذرا ایک بات تو سُننا۔

اندو

[جاتے ہوئے] میں دیکھتی ہوں کھانے میں کتنی دیر ہے۔

شاردہا

[اُٹھ کر ابونی کے ساتھ جاتے ہوئے] اندو کی شادی اگر سریش کے ساتھ ہو جائے تو کیسا۔

ابونی

ہوں ہوں

[شاردہا اور ابونی جاتے ہیں، سریش اور بنائے واپس آجاتے ہیں]

بنائے

Taj Tahir Foundation

[زور سے] میں جو تم سے کہتا ہوں کہ اسے تم سے محبّت ہے تم ابو نی بابو سے شادی کا سوال کر دو۔

سریش

نہیں بھائی میں انکار سے ڈرتا ہوں، جبتک ان کے دل کا حال بھی نہ معلوم ہو جائے میں کچھ نہ کہونگا۔

بنائے

تو تمہاری شادی ہو چکی۔ دنیا کے کھیل میں جیت اُسی کی رہتی ہے جس میں کام کر گذرنے کا حوصلہ ہو۔

سریش

یہ تو تمہارا ہی حصّہ ہے۔ مجھ میں اتنی ہمّت نہیں۔

بنائے

تو پھر دنیا کے دھندوں میں تمہاری کامیابی مشکل ہے۔

سریش

خیر۔ دیکھا جائیگا۔ ہاں تم کو گھر جانا چاہئے، مینا بیمار ہے وہ کیا کہیگی۔

Taj Tahir Foundation

بنائے

کہیگی کیا۔ وہ بیماری کہاں ہے۔ جب ذرا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا تو
میں منا لونگا۔

سرِشش

عورت کو منانا اسقدر آسان نہیں۔

اندو

[داخل ہوکر] آئیے کھانا تیار ہے۔

بنائے

[اظہار مسرت سے] حاضر۔

[دونو جاتے ہیں]

پردہ

Taj Tahir Foundation

تیسرا منظر

بنائے کا کمرۂ نشست

[ہدایات]

[مینا ایک صوفے پر بیٹھی ہے، سامنے تپائی پر بنائے
کی تصویر رکھی ہے۔ اس کی طرف دیکھتے ہوئے
اپنے آپ سے باتیں کر رہی ہے]

مینا

صورت سے کسقدر شریف معلوم ہوتے ہیں۔ مگر کرتوت تو دیکھو! بھلا ایسی کیا بات تھی جو میرے سامنے نہ ہو سکتی تھی۔ کس ڈھٹائی سے اندو کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چلے گئے۔ میرے سینے میں تو جیسے دل ہی نہیں! اندو کے ماں باپ تو یہ کھیل دس سال سے دیکھ رہے ہیں وہ کیوں بُرا ماننے ۔ ۔ ۔ ۔ میں اب یہ ذلت برداشت نہیں کر سکتی۔ ۔ ۔ ۔ ناگن بھی تو یہی کہتا تھا۔ وہ کتنا خوش تھا کہ وہ برہمن نہیں ورنہ اندو اُس کے

Taj Tahir Foundation

سر تھوپ ہی دی جاتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہائے باوا کو ان ہی دنوں ولایت جانے کی سوجھی ورنہ میں یہاں ایک منٹ کے لئے بھی نہ رہتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں ناگن کے ساتھ گھر آؤں یا کسی کے ساتھ تھیٹر جاؤں ان کو کچھ پروا نہیں ۔ ۔ ۔

[رومال سے آنکھوں پہ رکھکر سوچتی ہے]

کلوپیٹرا ۔ ۔ ۔ ۔ اُف کتنی خوفناک عورت تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

[ملازم داخل ہوتا ہے]

ملازم

حضور ڈاکٹر صاحب تشریف لائے ہیں ۔

مینا

بلا لو ۔

[ملازم جاتا ہے ۔ مینا سنبھل کر بیٹھ جاتی ہے ۔ ناگن داخل ہوتا ہے]

مینا

[دیکھ کر] آپ ہیں ناگن بابو ؟ میں تو سمجھی تھی کہ سریش بابو آئے ہیں ۔

ناگن

[لفظوں پر زور دیتے ہوئے] سریش بابو کو اتنی فرصت کہاں تھی ۔ [مینا کے

Taj Tahir Foundation

چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے] کیوں طبیعت کیسی ہے۔ آج تو آپ کا چہرہ بہت اُترا ہوا ہے۔

مینا

ہاں طبیعت کچھ اچھی نہیں۔

ناگن

دیکھوں تو آپ کی نبض؟

[کرسی آگے بڑھا کے بالکل مینا کے قریب بیٹھ جاتا ہے۔ اور نبض دیکھنے کے بہانے سے اس کے ہاتھ کو بہت دیر تک اپنے دونوں ہاتھوں میں لئے رہتا ہے]

ناگن

بخار تو نہیں۔ کچھ کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ اگر آپ تھوڑی سی پورٹ پی لیں بلکہ ہر روز پی لیا کریں تو طبیعت کبھی سُست نہ ہو۔

مینا

[ہاتھ کو ذرا درشتی سے کھینچکر] مجھے معاف ہی رکھئے ہیں ایسی علتوں میں نہیں پڑنا چاہتی۔

ناگن

Taj Tahir Foundation

تو آیئے تھیٹر چلئے۔ طبیعت بہل جائے گی۔

مینا

ابھی کل ہی تو سنیما گئے تھے۔

ناگن

[فوراً موقع دیکھکر] کلوپیٹرا کسقدر خوبصورت تھی۔

مینا

مگر مجھے اس کی محبت کے سین پسند نہیں۔

ناگن

کیوں وہی تو اس تماشے کی جان ہیں اور اگر سچ پوچھئے تو وہی زندگی کی دلچسپی کا سامان ہیں۔ اگر مرد اور عورت اپنی محبت کا اظہار نہ کریں تو دو دن جینا مشکل ہو جائے۔ اب اپنی زندگی کو ہی دیکھ لیجئے نا۔

مینا

[بگڑ کر] کیوں میری زندگی میں کیا کمی ہے۔

ناگن

اس ذکر کو جانے دیجئے جس عورت کا شوہر کسی دوسری عورت سے

Taj Tahir Foundation

محبت کرتا ہو۔ وہ کبھی خوش نہیں رہ سکتی۔

مینا

[ناراض ہوکر] معاف کیجئے ناگن بابو میں اپنے شوہر کے متعلق ایسے الفاظ نہیں سن سکتی۔

ناگن

[ڈھٹائی سے] یہ تو آپ کی شرافت ہے۔ وہ آپ کی پروا نہیں کرتے اُن کو اگر کسی چیز سے محبت ہے تو پیسے سے۔ میں تو دس لاکھ کی خاطر اپنی بیوی کو تن تنہا چھوڑ کر نہ جاتا۔

مینا

وہ یہ سب کچھ میرے لئے ہی تو کرتے ہیں۔

[اُٹھکر جانا چاہتی ہے کہ اس کی آنکھ میں تنکا گر جاتا ہے۔ وہ فوراً رومال سے آنکھ کو دبا کر بیٹھ جاتی ہے]

ناگن

[مصنوعی فکر سے] کیوں خیر تو ہے کیا ہوا۔ ؟

مینا

Taj Tahir Foundation

[آنکھ ملتے ہوئے] کوئی چیز آنکھ میں پڑ گئی ہے...... اُف کتنی جلن ہے۔ جیسے کسی نے دہکتا ہوا انگارہ رکھ دیا ہو۔

ناگن

دیکھوں تو کیا ہے۔

[آگے بڑھکر دیکھتا ہے اور آنکھ پر رومال پر رکھکر منہ سے پھونکتا ہے۔ پھر آہستہ سے رومال کھینچکر آنکھ کو چوم لیتا ہے]

مینا

[ناگن کو زور سے دھکا دیکر] یہ کیا۔ تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی۔ جاؤ میرے گھر سے ابھی نکل جاؤ۔ تم ہرگز اس قابل نہیں کہ کسی شریف کے گھر آسکو۔

ناگن

[عاجزی سے] معاف کیجئے۔ میں نے ارادتاً کچھ نہیں کیا۔ میں اپنے آپ کو بھول گیا۔ یہ آزمائش بہت سخت تھی۔

مینا

بس میں آپ کی زبان سے ایک حرف نہیں سننا چاہتی۔ آپ تیار

ہو جائیں۔ میں آپ کی گاڑی منگاتی ہوں۔

[جاتی ہے]

ناگن

[سوچتے ہوئے] میں تو سمجھتا تھا کہ میں نے اس پر قابو پا لیا۔۔۔۔ مجھے گھر سے نکالتی ہے۔۔۔۔ اچھا اچھا میں دیکھ لونگا یہ کتنے پانی میں ہے۔

مینا

[واپس آکر] ناگن بابو آپکی گاڑی تیار ہے۔ آپ تشریف لیجائیے۔

[ناگن دروازے کی طرف جاتے ہوئے مینا کے قدموں پر گر جاتا ہے اور اس کے پاؤں پکڑ لیتا ہے]

ناگن

میں جاتا ہوں، میں پھر کبھی نہیں آؤنگا۔ مگر مجھے ایک دفعہ معاف کر دو۔۔۔۔ جبتک تم معاف نہ کروگی میں تمہارے پاؤں کو نہ چھوڑونگا۔

مینا

[اسے الگ ہٹاتے ہوئے] جاؤ میں نے معاف کر دیا۔ مگر پھر مجھے اپنی صورت کبھی نہ دکھانا۔

Taj Tahir Foundation

[دوسرے کمرے کی طرف جاتی ہے]

ناگن

تسلیم......

[جاتا ہے]

[مینا ناگن کے جانے کے بعد واپس آتی ہے]

مینا

یہ کیا ہوا۔ اگر میں ذرا نرم ہو جاتی تو بس آج گئی گذری تھی۔ اسی طرح ذرا سی کمزوری عورت کو بدکار بنا دیتی ہے۔ اُف گناہ کا راستہ کتنا سیدھا اور پھولوں سے بھرا ہوا ہے.........

[سوچتی ہے]

مگر ناگن تو مجھ پر جادو سا کر گیا۔ جس غصّے سے میں نے اُسے گھر سے نکال دیا اس کا اب میرے دل میں نام و نشان تک نہیں...... کیا عورت ذات اتنی کمزور اسقدر ذلیل ہے..... کیا عصمت و عفت صرف شاعروں کی نظموں میں ہی ملتی ہے......

[پھر سوچتی ہے]

Taj Tahir Foundation

میں ضرور بگڑ گئی ہوں۔ ورنہ ایسے خیال میرے دماغ میں کبھی نہ آتے۔ میرے چہرے پر یقیناً ایک نیک عورت کا جلال نہیں رہا۔ ورنہ ناگن کبھی اتنی جرأت نہ کرتا۔۔۔۔ مگر نہیں میں اس دل کو ان خیالوں سے پاک کرونگی۔۔۔۔ میں ناگن کو بُھلا دونگی۔

[گھٹنوں کے بل کھڑی ہو کر دعا کرتی ہے]

پرماتما۔ میں نے تجھے کبھی نہیں پُکارا۔۔۔ میں یہ بھی نہیں جانتی کہ تجھے کیسے پکارا جاتا ہے۔ سکھا دے مجھے اپنے آپکو پکارنا سکھا دے۔۔۔ میں کمزور ہوں مجھے طاقت دے۔ میں بے بس ہوں میرا سہارا بن۔ میں گر رہی ہوں مجھے سنبھال!

[صوفے پر سر رکھدیتی ہے پھر اُٹھکر دوسرے کمرے میں جاتی ہے]

[ناگن پردے کی آڑ سے باہر نکل آتا ہے]

ناگن

بیوقوف عورت سمجھتی ہے میں مٹھی میں آئی ہوئی چڑیا کو پھر اُڑ جانے دونگا ایسے موقعے روز روز نہیں آیا کرتے۔ یا تو آج سب کچھ ہو گیا یا کچھ نہیں اور کبھی نہیں۔۔۔۔

[بتی کو گل کر کے دوسرے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا ہے۔ مینا کو اطمینان سے سوتے ہوئے دیکھ کر پھر واپس آجاتا ہے]

جانے دو، جانے دو، ایک بے بس عورت کو ستا کر کیا کرو گے اتنا ظلم اچھا نہیں۔ ... چلو گھر چلو ......

[باہر کے دروازے کی طرف جاتا ہے مگر پھر رُک جاتا ہے]

سوتی ہوئی عورت کسقدر خوبصورت معلوم ہوتی ہے، پھر ایسا نظارہ کب نصیب ہوگا۔ ایکبار پھر دیکھ لوں۔

[پھر واپس آتا ہے مگر رُک رُک کر سوچتا ہے]

کیا میں یہ سب کچھ صرف اس سے انتقام لینے کے لئے کر رہا ہوں ..... نہیں ... نہیں مجھے اس سے محبت ہے، بنا نے اس سے محبت نہیں کرتا۔ وہ مینا کی محبت کا مستحق نہیں ہوسکتا۔ مینا ضرور مجھ سے محبت کرتی تھی۔ بنا نے محض مجھے ذلیل کرنے کے لئے مینا سے شادی کی ..... تو کیا میں اسکا انتقام نہ لونگا .....

[دوسرے کمرے کے دروازے کے اندر جاکر اسے بند کر دیتا ہے اور اندر کی بتی گل کر دیتا ہے]

Taj Tahir Foundation

[بنائے داخل ہوتا ہے۔ ایک نوکر اُسکا اسباب سفر اُٹھائے ہوئے ہے]

بنائے

اچھا ہوا مقدمے میں راضی نامہ ہو گیا، ورنہ سات روز گھر سے باہر رہنا پڑتا۔ مینا مجھے اسقدر جلد واپس ہوتے دیکھ کر حیران ہو جائیگی۔ ۔ ۔ ۔

[اندر کے کمرے کی طرف دیکھ کر]

مینا سو گئی ہے، اسوقت کیا جگاؤں۔

[ملازم سے] تم سامان یہیں رکھدو اور جاؤ۔

[ملازم سامان رکھکر جاتا ہے]

[بنائے دروازے کی طرف بڑھتا ہے مگر اُسے اندر سے بند پاتا ہے]

تنہائی کی وجہ سے دروازہ بند کرکے سوتی ہے، اب جب کبھی باہر جایا کرونگا مینا کو ساتھ لیجایا کرونگا ۔ ۔ ۔ ۔ خیر میں غسل خانے کے دروازے سے جاتا ہوں۔

[جاتا ہے]

[اندر کے کمرے سے شور وغل کی آواز آتی ہے]

بنائے

Taj Tahir Foundation

جاتا کہاں ہے بدمعاش میں تیرے ٹکڑے ٹکڑے کردونگا۔

[ناگن بھاگتا ہوا نکل جاتا ہے، بنائے اُس کے پیچھے بھاگتا ہوا آتا ہے اور ٹھوکر کھاکر گرتا ہے۔ اس کا سر پھٹ جاتا ہے اور وہ سعاًبیہوش ہوجاتا ہی]

بنائے

ہائے

[مینا گھبرائی ہوئی آتی ہے اور بنائے کے زخم کو دیکھ کراور اُسے بیہوش پاکر حواس باختہ ہوجاتی ہے]

مینا

ان کا تو سر پھٹ گیا، اُف بالکل بیہوش،

[اپنا سر پیٹ کر] اوڈائن تو نے اپنے شوہر کو مار ڈالا۔۔۔۔۔۔

[زمین پر سر ٹیک کر بیہوش ہوجاتی ہے]

پردہ

Taj Tahir Foundation

تیسرا باب

پہلا منظر

بنائے کی خوابگاہ

[ہدایات]

[بنائے پلنگ پر بیہوش پڑا ہے، سریش ایک طرف کرسی پر بیٹھا بنائے کی نبض دیکھ رہا ہے۔ مینا بنائے کے پاؤں پر سر رکھے زمین پر بیٹھی ہے]

سریش

زخم بہت گہرا ہے۔ صرف گر پڑنے سے اتنی چوٹ نہیں لگ سکتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو کسی نے بنائے کو دھکا دیکر گرا دیا ہے یا کسی لوہے کے ٹکڑے سے پیشانی پر زخم آیا ہے۔

مینا

Taj Tahir Foundation

[کانپتی ہوئی آواز سے] نہیں، آپکو کچھ معلوم نہیں یہ قیاس غلط ہے، آپ بنانے کے سچے دوست ہیں۔ میں آپ سے اصلیت نہیں چھپا سکتی میں ہوں اس جانکاہ حادثے کا باعث، اپنے شوہر کی ہلاکت کا موجب میں ہوں۔ میرا کلیجہ پھٹا جا رہا ہے۔ اگر آپ میں سننے کی طاقت ہے تو سُنیئے میں سب کچھ بتا دونگی۔

[مینا سریش کے قدموں پر گر پڑتی ہے]

سریش

[مینا کو اُٹھا کر اور حیران ہو کر] آخر ایسی کیا بات ہے آپ صبر سے کام لیجئے۔ میں سننے کے لئے تیار ہوں آپ جو کچھ کہنا چاہتی ہیں کہئے۔ بنانے اچھا ہو جائیگا۔

مینا

آہ میں سمجھتی تھی کہ ان کو اندو سے محبت ہے، میں نے ایک دن اندو کی تصویروں کا البم اور اندو کے خطوط دیکھ لئے۔ میرا دل رشک اور حسد کی آگ سے جل اُٹھا۔

سریش

Taj Tahir Foundation

میں نے بھی اس البم کو دیکھا ہے، میں نے بھی وہ خطوط پڑھے ہیں۔ ان کے رکھنے میں تو کوئی ہرج نہیں۔ بچپن کے دوست ایک دوسرے سے ایسی محبت کرتے آئے ہیں۔

[اُٹھکر اور علیحدہ ہو کر]

آہ وہی ہوا جس کا خطرہ تھا۔ بنائے آگ کے شعلوں سے کھیل رہا تھا۔

مینا

مگر مجھے یقین ہو گیا کہ کوئی عورت اپنے چاہنے والے کے سوا کسی کو ایسے خط نہیں لکھ سکتی۔ کوئی مرد جبتک اسے محبت نہ ہو ایک عورت کی اتنی تصویریں نہیں رکھ سکتا۔ پھر ایک دن ابونی بابو کے ہاں وہ میرے سامنے اندو کے ساتھ دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ آہ میں اسے برداشت نہ کر سکی۔

سرِیش

لیکن بنائے تو صرف میرے کام کے لئے گیا تھا۔ میں اندو سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور اپنے متعلق اس کا خیال دریافت کرنا چاہتا تھا۔

Taj Tahir Foundation

مینا

آہ مجھے حسد نے دیوانہ بنا دیا۔ رشک کی آگ نے میرا تن بدن جلا دیا۔ اور ناگن، بناٹے کا وہ بدمعاش دوست اس آگ پر تیل چھڑکتا رہا۔

سرتیش

ناگن! اُس نے ایسا کیوں کیا۔

مینا

آہ مجھے برباد کرنے کے لئے بناٹے سے اپنی ذلت کا انتقام لینے کے لئے۔ وہ رات کو یہاں آیا۔ اور دست درازی کرنے لگا میں نے اُسے گھر سے نکال دیا۔ . . میں سو رہی تھی . . . کہ میری آنکھ کھلی آہ میں اُس وقت بے بس ہو گئی۔ عصمت اور نیکی کی تمام طاقتیں مجھے جواب دے گئیں۔

سرتیش

افسوس، ناگن تجھ پر لعنت ہو۔

مینا

Taj Tahir Foundation

جب مجھے ہوش آیا تو میرا بستر جہنم کے شعلے اُگل رہا تھا۔ میں نے ان کی آواز سنی "میں تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا" پھر ایک دھماکا ہوا۔ میں بھاگی مگر آہ یہ فرش پر گر کر بیہوش ہو چکے تھے۔

سریش

[سوچتے ہوئے] ہوں ہوں

مینا

سریش بابو، گنہگار میں ہوں سزا مجھے ملنی چاہیئے۔ کیا پرماتما کا یہی انصاف ہے کہ میرے گناہوں کا عذاب ان کو ملے۔ کیا ان کو کبھی ہوش آئیگا بھی؟ کیا میں ان سے معافی مانگ سکونگی۔

سریش

آپ صبر کیجئے، کمزور انسان اتنی سخت آزمائش کے قابل نہیں۔ بنائے آپ کو ضرور معاف کر دیگا۔

مینا

نہیں وہ مجھے کبھی معاف نہیں کر سکتے۔ میں اس ناپاک جسم سے اُن کے قدموں کو کیسے چھو سکتی ہوں۔ آہ وہ مجھے اب مینا کہہ کر کبھی

Taj Tahir Foundation

نہ پکاریں گے۔

سریش

[بنائے کو حرکت کرتے ہوئے دیکھ کر] چپ چپ۔ آپ ذرا دوسرے کمرے میں جائیے، بنائے کو ہوش آرہا ہے۔ کہیں آپ کو دیکھ کر اُن کی طبیعت میں پھر اشتعال نہ پیدا ہو جائے۔

[مینا بحالت مجبوری دوسرے کمرے میں جاتی ہے]

بنائے

[آنکھیں کھول کر] کون۔۔۔ ہے؟

سریش

[بنائے کے سر پر ہاتھ رکھکر] میں ہوں سریش، بنائے تم ابھی بیمار ہو حرکت کرنے کی کوشش نہ کرو۔

بنائے

[اپنے حافظہ پر زور دیکر] ہاں ہاں مجھے یاد ہے میں گر گیا تھا میں نے شراب بہت پی لی تھی۔۔۔ پلیٹ فارم سے نیچے گر پڑا۔۔۔۔۔ اُف میرا سر پھٹا جا رہا ہے میں۔۔۔ شاید مر رہا ہوں۔۔۔۔ سریش سنو

Taj Tahir Foundation

میرے بعد میری تمام جائداد کی مالک میری بیوی ہو گی ۔ ۔ ۔ ہاں
تم ۔ ۔ ۔ اندو سے شادی کر لینا ۔ ۔ ۔ ہیں کچھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

[بیہوش ہو جاتا ہے]

مینا

(پردے کی آڑ سے نکلکر) آہ موت نے اتنی فرصت بھی نہ دی کہ میں اُن
سے معافی مانگ لیتی ۔ مرتے وقت بھی میرے گناہوں پر پردہ ڈالا
ایک بدکار بیوی کو اپنی جائداد کا مالک کر دیا ۔ آہ ۔ ۔ ۔ میں نے ایسے
خاوند کو ہلاک کیا ۔ ۔ ۔ [دونوں ہاتھوں سے سر پیٹ لیتی ہے اور صدمے
سے گر کر بیہوش ہو جاتی ہے]

آہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آہ ۔ ۔

سروش

(فوراً اسکو سنبھال کر) میں تن تنہا ان دو مریضوں کی تیمارداری نہیں کر
سکونگا ۔ اندو کو خبر کرنی چاہئے ۔

[مینا کو لٹا کر بنائے کی نبض دیکھتا ہے]

بنائے کو تو بخار ہو رہا ہے ۔ خیر اس کی جان خطرے میں نہیں ۔

Taj Tahir Foundation

[صراحی سے پانی لیکر بینا کے چہرے پر چھڑکتا ہے]

مینا

[ہوش میں آکر] اُف میرا دل ڈوبا جا رہا ہے . . . [آنکھیں کھولکر] سریش بابو مجھے ہوش میں لانے کی تدبیر نہ کرو۔ ان کو بچاؤ۔ ان کی زندگی کی ضرورت ہے۔ میں اب زندہ رہنا نہیں چاہتی۔

سریش

بنائے کی صحت کے لئے سب سے زیادہ ضرورت آپ کے اطمینان کی ہے اگر آپ نے اسی طرح بے صبری سے کام لیا تو بنائے اچھا ہو چکا۔ آپ جا کر آرام کیجئے۔ میں ایک دو نرسیں ہسپتال سے منگوا لونگا وہ بنائے کی دیکھ بھال کے لئے کافی ہونگی۔

مینا

[بہت منت سے] سریش بابو جبتک میں زندہ ہوں مجھے ان کے قدموں سے پرے نہ ہٹاؤ، میں ہر ایک خدمت کروں گی۔ نرسوں سے بھی اچھی طرح کروں گی۔

سریش

Taj Tahir Foundation

[سوچتے ہوئے] میرے خیال میں یہ ضروری ہے کہ آپ کے والد کو اطلاع کر دی جائے۔

مینا

نہیں کبھی نہیں۔ اب میں ان کو جیتے جی منہ نہیں دکھا سکتی۔

سریش

[انداز تفکر سے] ہاں ذرا اس بات کا خیال رکھئے کہ جو کچھ آپ نے مجھ سے کہا ہے کسی اور سے نہ کہئے۔

مینا

[اظہار درد سے] میں سب سے کہونگی، میں اپنے گناہ کو کبھی نہ چھپاؤنگی مجھے سزا ملنی چاہئے، سخت سے سخت سزا ملنی چاہئے۔

سریش

مگر اس میں بہنائے کی بدنامی ہے۔

مینا

ان کی بدنامی ہے تو اچھا میں ان کو بدنام نہ ہونے دونگی مگر۔

سریش

Taj Tahir Foundation

[بات کاٹ کر] صبح ہو چکی ہے میں خود جاکر اندومتی کو اطلاع دیتا ہوں۔ آپ بنائے کا خیال رکھئے گا۔ میں ابھی آیا۔

[جاتا ہے]

[مینا سریش کے جانے کے بعد بنائے کے پلنگ کے قریب آکر بیٹھ جاتی ہے]

مینا

[بنائے کے چہرے کو دیکھتے ہوئے] کہاں یہ حسن، جوانی اور بہادری کا دیوتا، کہاں وہ بدکاری، بزدلی اور ناپاکی کا اوتار۔ حسد تیرا برا ہو تو نے میری آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔۔۔ آہ یہ سب قسمت کا کھیل ہے۔۔۔ اندو آجائے تو اسے سب کچھ کہہ دوں، تاکہ وہ مجھے ذلیل اور ناپاک سمجھے، ایک بدکار عورت ایسی سزاؤں سے نہیں بچ سکتی۔۔۔۔

[اندو گھبرائی ہوئی داخل ہوتی ہے، مینا اسے دیکھ کر اور روتے ہوئے اس کے قدموں پر گر پڑتی ہے]

اندو

[مینا کو اٹھاتے ہوئے] مینا مت روؤ۔ مت گھبراؤ یہ اچھے ہو جائیں گے

[مینا کو پیار کرتی ہے]

Taj Tahir Foundation

میری اچھی بہن۔

مینا

[یکلخت پیچھے ہٹ کر وحشیانہ انداز سے] مجھے مت چھوؤ۔ میں ناپاک ہوں، گنہگار ہوں، اپنے شوہر کی قاتل ہوں۔

اندو

[علیحدہ ہوکر] سریش بابو نے مینا کی طرف سے بے پروائی کی اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔

مینا

[اندو کا آخری فقرہ سنکر] میرا دماغ خراب نہیں ہوا کاش کہ ہو جاتا۔ میں ہوش میں ہوں۔ بہت زیادہ ہوش میں ہوں ان کو میں نے ہلاک کیا ہے، اپنی بیوفائی سے، گناہ سے، رات کو ناگن میرے کمرے میں تھا، یہ اسے پکڑنے کے لئے بھاگے اور گر پڑے۔

اندو

[حیران ہوکر] ناگن ... رات کو .. تمہارے کمرے میں ... وہ کیسے آیا۔؟

Taj Tahir Foundation

مینا

وہ چوروں کی طرح آیا۔ وہ ایک بے بس عورت کی عصمت کا ڈاکو بنکر آیا۔ وہ نیکی اور پاکبازی کا خون کرنے کے لئے آیا۔ اور میں اپنے آپ کو نہ بچا سکی... آہ رشک نے مجھے اندھا کر رکھا تھا... مجھے یقین ہو گیا تھا کہ ان کو تم سے محبت ہے۔

اندو

[علیحدہ ہو کر] اف مینا، بناٹے کی غلطی کا شکار ہو گئی۔ میں نے کتنا سمجھایا، مگر بناٹے نے ایک نہ مانی۔ میں مینا کو جانتی ہوں اس میں اس کا کچھ قصور نہیں، میں اس سے اب بھی نفرت نہیں کر سکتی، وہ اب بھی نیک اور پاک ہے۔

مینا

[آگے بڑھکر] ہاں تو تم مجھے اب ذلیل سمجھتی ہو نا۔ سمجھو۔ غرور سمجھو۔ میں ناپاک ہوں مجھ سے اور دور ہٹ کر کھڑی ہو۔

اندو

[بڑھکر اور اسے گلے سے لگا کر] نہیں مینا تم اب بھی میری پیاری

میری اچھی میری بہن مینا ہو۔ بنائے تم کو معاف کر دیگا۔

مینا

[اندو کے پاؤں پر گر کر] آہ میرے گناہ معافی کے قابل نہیں۔ میں نے تمہارے ساتھ کتنا ظلم کیا۔

اندو

[اُسے اٹھا کر اور ایک صوفے پر بٹھا کر] اس میں تمہارا قصور نہیں یہ قصور میرا ہے، بنائے کا ہے۔

[دو نوں روتی ہیں۔ اندو مینا کو پیار کرتی جاتی ہے]

[سریش داخل ہوتا ہے۔ مگر دروازے میں داخل ہوتے ہی رُک جاتا ہے]

سریش

عورت کے دل میں کتنی نیکی ہے، کتنا عفو ہے۔ کتنی محبت ہے۔ سچ ہے عورت کا دل ہی دنیا کا بہشت ہے۔

[بنائے یکلخت ہوش میں آکر بڑبڑاتا ہے]

بنائے

مینا، مینا اس کمرے میں نہ جانا۔ میں نے ناگن کو مار ڈالا ہے۔

Taj Tahir Foundation

[مینا، اندو اور سریش بھاگ کر بنائے کے پاس جاتے ہیں]

[سریش فوراً ایک دوا رومال پر چھڑک کر بنائے کو سنگھاتا ہے اور اس کے سر کو آہستہ آہستہ ہاتھ سے سہلاتا ہے۔ بنائے پھر غافل ہو جاتا ہے]

سریش

[اندو کو دو شیشیاں دیکر] یہ دوا ہر آدھ گھنٹے کے بعد پلائی جائیگی، اور اگر درد کی وجہ سے نیند نہ آئے تو اس دوا کے چھ قطرے پانی میں ملا کر دیئے جائیں گے۔ میں نے مشورے کے لئے ایک اور ڈاکٹر کو بھی بلایا ہے۔

اندو

آپ کی موجودگی میں دوسرے ڈاکٹر کی کیا ضرورت ہے۔

سریش

میری عقل تو کام نہیں کرتی میں ان کا علاج کیا کروں گا۔ ایسی حالت میں بڑے بڑے طبیب عاجز ہو جاتے ہیں۔ آپ ذرا ان کا خیال رکھیں میں ابھی آتا ہوں۔

[جاتا ہے]

Taj Tahir Foundation

مینا

اندو! کیا یہ اچھے ہو جائیں گے۔ کیا مجھکو ان کے پاؤں پر گر کر اپنا گناہ معاف کرانے کا موقع میسّر آسکیگا۔ مجھے تو اب موت سے بھی ڈر لگتا ہو (گھبرا کر) وہ دیکھو دوزخ کے مُہیب شعلے میری روح کو نگل جانے کے لئے کس تیزی سے اُٹھ رہے ہیں۔

اندو

(مینا کو پیار کر کے) اچھی بہن دوزخ اور جنّت سب تمہارے خیال کی پیدائش ہے۔ جب تمہیں ذرا اطمینان ہو جائیگا تو تم دوزخ سے اتنا نہ ڈروگی۔ تم یہ بار بار مرنے کا ذکر کیوں کرتی ہو۔ مریں تمہارے دشمن لو بنائے سو گیا ہے۔ تم ذرا یہاں بیٹھو۔ میں منہ ہاتھ دھولوں۔ بستر سے اُٹھ کے سیدھی یہاں چلی آئی تھی۔

(جاتی ہے)

مینا

(تنہائی میں خود بخود) بیہوشی میں بھی میرا ہی نام موت کی کشمکش میں بھی میرا ہی خیال۔ آہ میں نے ان پر شبہہ کیا ان پر جن کے دل میں بدی کا

Taj Tahir Foundation

خیال تک نہیں کیسی بے انصافی تھی کتنا بڑا ظلم تھا۔

[اندو آجاتی ہے]

اندو

مینا اب تم بھی منہ ہاتھ دھولو۔ میں یہاں بیٹھی ہوں۔

مینا

اب میں منہ ہاتھ دھو کر کیا کروں گی کیا پانی میرے چہرے سے گناہ کا سیاہ داغ دھو سکیگا۔ نہیں ہرگز نہیں [مایوسی اور شرم سے منہ کو ہاتھوں سے چھپا لیتی ہے]

اندو

اچھا تو کچھ کھالو۔ تم نے کل سے کھانے کو ہاتھ نہیں لگایا۔

مینا

میں کھانا کھاؤں؟ یہ میرے کئے کی سزا ہیں بیہوش ہوں، مر رہے ہوں اور میں اپنی صحت کی فکر کروں۔ نہیں بہن جبتک ان کو ہوش نہ آئیگا۔ جبتک یہ کچھ نہ کھائیں گے میں بھی کچھ نہ کھاؤں گی۔

اندو

Taj Tahir Foundation

اچھا یوں ہی سہی مگر جاؤ تھوڑی دیر آرام کرو۔ تمہاری طبیعت خراب ہے دیکھو تم رات بھر نہیں سوئیں ذرا سونے کی کوشش کرو۔

مینا

اندو اب میں کبھی نہ سوؤں گی۔ اس زندگی میں مجھے جتنا سونا تھا سو چکی آہ اسی نیند نے تو مجھے برباد کیا ہے۔ میں اس نیند سے انتقام لونگی۔ آہ اگر اس نیند کا خمار نہ ہوتا تو یہ سب کچھ کبھی نہ ہوتا۔

اندو

[تسلی دیتے ہوئے] کبھی نہ ہو سکتا تھا۔ اب بھی کیا ہوا۔ تم اپنے آپ کو خواہ مخواہ اتنی گنہگار سمجھتی ہو۔ اس میں تمہارا کیا قصور ہے۔

مینا

قصور ہے ضرور ہے، میرا اور صرف میرا قصور ہے۔ میں اس کی سزا بھگتونگی۔

[بال نوچتی ہوئی، سر بنائے کی چارپائی کی پٹی پر دے مارتی ہے]

اندو

[دعا مانگتے ہوئے] ہری! یہ تو نے کیا کیا۔ دیا کر۔ یہ گھر جیسے آباد تھا

اسے پھر ویسے ہی آباد کر دے۔

[۔۔۔ جھکا لیتی ہے]

پردہ

Taj Tahir Foundation

دوسرا منظر

ناگن بابو کی خوابگاہ

(ہدایات)

(رات کے بارہ بجے ہیں۔ ناگن اپنے بستر پر بیچین ہے، جرم کی یاد اُس کے کمزور اور بیمار دل پر آفت ڈھا رہی ہے۔ ایک ملازم سامنے فرش پر بیٹھا ہے)

ملازم

آپ سونے کی کوشش تو کیجئے نیند آجائیگی۔ اس طرح بے چین رہنے سے بھی کہیں نیند آسکتی ہے۔

ناگن

کیا میں اپنی خوشی سے بے چین ہوں لیٹتے ہی میرا دم گھٹنے لگتا ہے۔

ملازم

دم نہیں گھُٹیگا آپ لیٹے میں آپ کے پاؤں دباتا ہوں۔

Taj Tahir Foundation

[ناگن لیٹتا ہے مگر لیٹتے ہی فوراً اُٹھکر چارپائی سے نیچے کود پڑتا ہے]

ناگن

کھولو۔کھولو۔ دروازہ کھولو۔جلدی کرو۔ میں باہر جاؤنگا۔

ملازم

سردی کا موسم ہے حضور۔باہر اوس پڑرہی ہے۔ بخار ہوجائیگا۔

ناگن

ہونے دو۔ دروازہ کھولو۔ کمرے کے اندر بند رہکر میں پاگل ہوجاؤنگا۔

[ملازم دروازہ کھولتا ہے۔ناگن بھاگ کر باہر جاتا ہے]

ملازم

[سوچتے ہوئے] آخر ان کو کیا ہوگیا ہے۔ کوئی بیماری تو نظر نہیں آتی ڈاکٹر کو بھی نہیں بلاتے۔

[ناگن وحشیانہ انداز بے بسی میں داخل ہوتا ہے]

ناگن

سردی۔ اف اسقدر سردی۔ میری روح بھی کانپ اُٹھی ہیں یہیں ٹہلونگا

[ٹہلتا ہے]

Taj Tahir Foundation

ملازم

آپ کی آنکھیں تو نیند سے بند ہوئی جا رہی ہیں آپ لیٹ تو جائیں نیند آجائیگی۔

ناگن

آنکھیں بیشک بند ہوئی جا رہی ہیں۔ مگر آنکھ جھپکتے ہی دل پر ایک دھکا سا لگتا ہے۔ ٹھیرو میں ایک دفعہ پھر لیٹ کے دیکھوں۔

[لیٹ جاتا ہے]

ہاں اب کچھ آرام معلوم دیتا ہے۔ میں شاید سو جاؤنگا۔

[پھر یکلخت اُٹھکر ٹہلتا ہے]

کتنی گرمی ہے۔ گرمی کے مارے میرا سر پھٹا جا رہا ہے۔ ادہر آؤ شیاما پنکھا ہلاؤ۔

ملازم

پنکھا۔ اس سردی میں پنکھا۔ اچھا آپ لیٹ جائیے۔

[ناگن لیٹتا ہے۔ ملازم اسکا سر سہلاتا ہے]

اب تو معلوم ہوتا ہے سو گئے۔ بھلا نیند نہ آتا کیسا ہم تو لیٹتے ہی سو جاتے

ہیں سچ ہے۔ بڑے آدمیوں کی بات بھی بڑی ہوتی ہے۔

ناگن

[سوتے سوتے] مار ڈالا۔ مار ڈالا۔ اُف۔

[اُٹھ بیٹھتا ہے اور گھبرا کر اِدھر اُدھر دیکھتا ہے]

اس طرح نیند نہیں آئیگی۔ ہاں میں نے دوا بھی تو نہیں پی۔

[دوا پی کر سو جاتا ہے]

ملازم

ان کو تو جاگنے کی بیماری ہے۔ بھلا ہمکو کونسی بیماری ہے کہ ان کے ساتھ جاگتے رہیں۔ چلو بھیّا پڑ کے سو بھی رہو۔

[جاتا ہے]

[ناگن نیند میں بڑبڑاتا ہے اور گھبرا کر اُٹھ بیٹھتا ہے]

ناگن

اب میں یہ تکلیف برداشت نہیں کرسکتا۔ اس سے تو موت بہتر ہے۔ لیکن اگر مرنے کے بعد بھی چین نہ آیا تو...... آہ میں دیوانہ ہو جاؤں گا۔ بُھیا ما۔ بُھیا ما۔ کہاں مر گئے۔ جلدی آؤ۔

Taj Tahir Foundation

[ملازم گھبرا کر داخل ہوتا ہے]

جاؤ ڈاکٹر سانیل کو بلا لاؤ۔ جلدی جاؤ۔ موٹر لے کر جاؤ۔

ملازم

[سوچتے ہوئے] بہت بہتر۔ مگر حضور، وہ اسوقت آئیں گے بھی ؟

ناگن

اگر مگر مت کرو۔ جاؤ سنا جلدی۔

[ملازم جاتا ہے]

چھ دن گذر گئے۔ اور بنائے کو کہتے ہیں ابتک ہوش نہیں آیا۔ . . اگر وہ مر گیا تو . . . . اسکا خون میری گردن پر ہوگا۔ اور اگر وہ زندہ بچ رہا۔ تو مجھے زندہ نہ رہنے دیگا۔ کیا وہ کبھی مجھے معاف کر سکتا ہے۔ نہیں نہیں وہ مجھے مار ڈالیگا۔ عدالت میں کھینچیگا۔ رسوا کریگا۔ تو میں کیا کروں۔ اس شہر کو چھوڑ کر کہیں بھاگ جاؤں . . . . مگر کہاں . . . . .

[ڈاکٹر سانیل اور ملازم داخل ہوتے ہیں]

سانیل

کیوں ناگن خیریت تو ہے۔

Taj Tahir Foundation

ناگن

خیریت ہوتی تو تمہیں اس وقت کیوں بلاتا۔ نیند نہیں آتی لاکھ جتن کئے پر نہیں آتی۔ نہیں نہیں نیند تو آتی ہے۔ مگر آنکھ بند ہوتے ہی دل پر ایک دھکا سا لگتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ اُفوہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل دھڑک دھڑک کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا۔

سانپیل

تو کلورل ہائیڈریٹ، پوٹیسیم برومائیڈ اور ٹنکچر ڈیجی ٹیلس کیوں نہیں پیتے۔؟

ناگن

پی چکا ہوں پہلے تو دو تین دن تک کچھ افاقہ ہوا۔ مگر اب کوئی دوا اثر نہیں کرتی۔

سانپیل

شاید ہارٹ میں فنکشنل ڈی رینجمنٹ ہو گیا ہے کچھ کھانے پینے میں تو بد پرہیزی نہیں کی۔؟

ناگن

Taj Tahir Foundation

نہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ آرگینِک ڈی رینجمنٹ ہے۔

سانیل

ڈاکٹر سریش چندر چٹرجی سے ایگزامن کراؤ۔ وہ ہارٹ ڈزیزز کا سپشلسٹ ہے۔

ناگن

یہ تو سب آئندہ کی باتیں ہیں۔ تم کچھ کر سکتے ہو تو اب کرو۔ میں چار دن سے نہیں سویا۔ آہ اگر اب نیند نہ آئی تو میں پاگل ہو جاؤنگا۔

سانیل

[سوچتے ہوئے] تو مارفیا انجیکٹ کردوں۔ کیوں کیا رائے ہے۔

ناگن

[اظہارِ مسرت سے] ہاں ہاں ضرور، مارفیا سے ضرور فائدہ ہوگا۔

سانیل

[بیگ کھولتے ہوئے] تو لیٹ جایئے۔

[سانیل مارفیا کی پچکاری لگاتا ہے]

پردہ

Taj Tahir Foundation

تیسرا منظر

بنائے کی خوابگاہ

(ہدایات)

[بنائے کی حالت اب پہلے سے بہتر ہے۔ وہ بستر پر سو رہا ہے
اندو اور مینا ذرا دور ہٹ کر بیٹھی ہوئی ہیں]

Taj Tahir Foundation

اندو

مینا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے۔ چھ دن سے نہ تم نے کھانا ہی کھایا۔ نہ سوئیں۔ ذرا آئینے میں تو دیکھو تمہاری کیا حالت ہو گئی ہے۔

مینا

اب میں آئینے کے سامنے کبھی نہ جاؤنگی۔ میں اپنی آنکھوں کو بھی اپنی شکل دکھانا نہیں چاہتی۔

اندو

اب تو بنائے کی حالت بہت اچھی ہے۔ ایک دو دن میں وہ چلنے پھرنے

کے قابل ہو جائیں گے۔ اب رونے دھونے سے کیا فائدہ۔ اس طرح
اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔ بنائے تمہیں معاف کر دیگا۔

مینا

نہیں وہ معاف نہیں کریں گے تمہیں یاد نہیں انہوں نے بیہوشی کی
حالت میں کہا تھا ' مجھے مت چھوؤ۔ کیا تمہیں شرم نہیں آتی'

اندو

واہ بیہوشی کی بات کا بھی کوئی اعتبار ہے۔

مینا

بیہوشی ہی میں تو دل کی بات ظاہر ہوتی ہے، ہوش میں تو زبان انسان
کے اختیار میں رہتی ہے۔ ممکن ہے اپنی عزت کے خیال سے تمہارے
کہنے سننے سے وہ زبان سے معافی کا اظہار بھی کر دیں۔ مگر دل سے وہ
مجھے کبھی معاف نہیں کر سکتے۔ جانے دو جانے دو اب ان باتوں میں
رکھا ہی کیا ہے۔

اندو

مینا تم ایسی مایوس کیوں ہو۔ ذرا تو عقل سے کام لو۔ انسان سے کیا کیا

Taj Tahir Foundation

قصور نہیں ہوتے۔

مینا

نہیں بہن اب میرے لئے اس دنیا میں اور اس کے بعد مایوسی کے سوا اور کچھ نہیں۔ میری تو اب صرف دو تمنائیں ہیں وہ پوری ہو جائیں تو میں خوشی سے مر سکتی ہوں۔

اندو

ہے ہے خدا نہ کرے۔

مینا

نہیں اندو اب میں زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ کاش کہ میں جیتے جی اپنی صرف دو خواہشوں کو پورا ہوتے دیکھ سکتی۔

اندو

وہ ایسی خواہش کیا ہیں۔

مینا

ایک تو یہ کہ ان کے پاؤں پر سر رکھ کر اپنے گناہ معاف کرا لوں اور دوسرے یہ کہ مجھے تمہاری اور سریش کی شادی کا یقین ہو جائے۔ تمہارے

Taj Tahir Foundation

بیاہ تک تو میں کبھی زندہ نہیں رہ سکتی۔

اندو

[شرماکر] پھر وہی مرنے کا خیال۔ مینا تم ایسی باتیں نہ کرو۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

مینا

اچھا اب میں تمہیں تکلیف نہ دونگی۔ مگر کہو کہ تم میری تمنا کو پورا کروگی۔ میں تمہاری گنہگار ہوں اور خود ہی اس گناہ کا کفارہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔

اندو

تمہیں تو معلوم ہے مینا مجھے سریش سے کسقدر محبت ہے۔ میں نے اگر کبھی شادی کی تو ان ہی سے کرونگی۔ مگر یہ کہیں اُن سے نہ کہہ دینا۔

مینا

تو واقعی تم مجھے پاگل سمجھتی ہو۔ اندو! سریش میں سوال کرنے کی جرأت نہیں۔ تم خود انہیں ہمت دلاؤ۔ وہ دیکھو وہ خود بھی آگئے۔

[اندو آنکھ سے مینا کو چپ رہنے کے لئے اشارہ کرتی ہے۔ سریش آتا ہے سیدھا بنائے کے پلنگ کی طرف جاتا ہے اور اسکی نبض دیکھتا ہے۔ بنائے حرکت کرتا ہے]

سریش

غالباً بنائے اب بیدار ہو گا۔

[مینا کی طرف دیکھتا ہے۔ مینا اسکا مفہوم سمجھ لیتی ہے]

مینا

تو مجھے اب یہاں نہ ٹھیرنا چاہئے۔

[مینا اُٹھکر جاتی ہے۔ مگر کمزوری اور دل شکستگی کے باعث ٹھوکر کھا کر گرتی ہے۔ سریش اور اندو بھاگ کر اُسے اُٹھاتے ہیں۔ مینا سنبھل سنبھل کر جاتی ہے]

سریش

[اندو سے] ذرا مینا کا خیال رکھئے مجھے اس کی حالت اچھی نظر نہیں آتی۔ مایوسی اور کمزوری نے اسکو بالکل بیجان کر دیا ہے۔

اندو

تو میں مینا کے پاس ہی ٹھیرتی ہوں۔ آپ بنائے کے پاس رہئے۔

[جاتی ہے]

[بنائے آنکھیں جھپک جھپک کر اپنے اردگرد کے منظر کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سریش اسے دیکھ لیتا ہے]

Taj Tahir Foundation

سریش

بنائے، بنائے۔

بنائے

کیا، کون۔ سریش۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔؟

سریش

کہو تم اپنی طبیعت کا حال تو کہو۔

بنائے

میں بہت کمزور ہوں۔ سر میں درد سا معلوم ہوتا ہے [سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے] مگر یہاں تو زخم کا نام و نشان بھی نہیں۔ کیا میں خواب دیکھ رہا تھا۔

سریش

زخم اب بھر گیا ہے۔ پٹی کھول دی گئی ہے۔ تم اب بالکل تندرست ہو۔

بنائے

تم یہاں اکیلے ہو، مینا کہاں ہے۔؟

سریش

Taj Tahir Foundation

وہ اور اندو متی دوسرے کمرے میں ہیں۔ تم زیادہ بولنے کی کوشش نہ کرو۔
میں دودھ لاتا ہوں تھوڑا سا پیکر سو جاؤ۔

[جاتا ہے]

بناسئے

[خود بخود] تو مینا اب تک یہیں ہے۔ اسے امید ہے کہ میں اُسے پھر اس
گھر میں آباد کرونگا۔ کیا یہ کبھی ممکن ہو سکتا ہے۔ توبہ، توبہ۔ کسقدر شرم
کی بات ہے۔ وہ...... اُف میرا سر چکرا رہا ہے۔
[آنکھیں بند کر لیتا ہے سریش داخل ہوتا ہے]

سریش

[آہستہ] بنائے کیا سو گئے۔

بنائے

[آنکھیں کھولکر] نہیں سویا نہیں، سر میں چکر سے آرہے ہیں۔
[اندو دودھ لیکر داخل ہوتی ہے اور بنائے کے قریب بیٹھکر اُسے چمچے سے
دودھ پلاتی ہے]

بنائے

Taj Tahir Foundation

اندو میری بہن، میری ماں تم نے آج ثابت کر دیا کہ تم میری بڑی بہن ہو۔ میرے دل کو پاک کرنے کے لئے اتنے صدمے ہی کی ضرورت تھی۔

اندو

بنائے تھوڑا سا دودھ اور پی لو۔ تم بہت کمزور ہو۔

بنائے

[میز کی طرف اشارہ کرکے] سریش اب تم اس البم کو لے سکتے ہو۔

سریش

چپ چپ۔ [اندو دودھ کا برتن لیکر جاتی ہے]

بنائے

سریش میں اب یہاں نہیں رہ سکتا۔ مجھے اپنے گھر لے چلو۔

سریش

بڑی خوشی سے۔ ذرا تم چلنے پھرنے کے قابل تو ہو جاؤ۔ ہاں بنائے تم ذرا سی برانڈی پی لو۔ یہ کمزوری جاتی رہیگی۔

بنائے

نہیں میں اتنا کمزور نہیں۔ اگر اجازت دو تو میں ذرا ٹہلنا چاہتا ہوں۔

Taj Tahir Foundation

سریش

ابھی ایسی جلدی کیا ہے۔

بنائے

جلدی ہے۔ میں اب اس گھر میں، اس شہر۔ اس ملک میں رہنا نہیں چاہتا۔ میں ولایت چلا جاؤنگا۔ اور وہیں رہونگا۔

سریش

اور تمہاری بیوی، اسے ساتھ نہ لیجاؤگے کیا؟ بنائے اس میں اس کا کیا قصور ہے۔

بنائے

قصور ہو یا نہ ہو۔ میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ سریش میرے خیالات ہمیشہ پاک رہے ہیں۔

سریش

یہ کیسے تم نے شادی کے بعد بھی اندومتی کا خیال نہ چھوڑا۔ یہی تو اس مصیبت کی بنیاد ہے۔

[مینا چپ چاپ داخل ہوتی ہے۔ اور پردے کی آڑ میں کھڑی ہو جاتی ہے]

Taj Tahir Foundation

مینا

شاید اُنھوں نے مجھے معاف کر دیا ہو۔ پھر کیا معلوم ان کو دیکھنے کا موقع ملے یا نہ ملے ذرا ایک دفعہ جی بھر کے دیکھ تو لوں۔

[آگے بڑھتی ہے]

سرِیش

تو تم مینا کو معاف نہیں کر سکتے۔؟

بنائے

ہرگز نہیں۔ میں اب اس کی صورت بھی دیکھنا نہیں چاہتا۔

مینا

آہ۔

[سُنتے ہی بیہوش ہو کر گر جاتی ہے]

سرِیش

ہیں۔ یہ کیا۔ اوہ جس بات کا خطرہ تھا وہی ہوئی۔ مینا نے سب کچھ سن لیا۔

بنائے

[بے پروائی سے] اوہ ایسی بیہوشیاں عورتوں پر اکثر طاری ہوتی ہیں

Taj Tahir Foundation

ابھی ہوش میں آجائیگی۔

سریش

[مینا کی نبض دیکھتے ہوئے] تمہارا اندازہ بنائے شاید غلط ثابت ہو۔ نبض بالکل نہیں چلتی۔

بنائے [یکلخت پریشان ہوکر اور اُٹھکر] کیا ...... نبض نہیں چلتی ... بلاؤ بلاؤ اندو کو جلدی بلاؤ .....

[سریش جاتا ہے]

[اندو آکر پانی کے چھینٹے دیتی ہے۔ سریش برابر مینا کی نبض دیکھ رہا ہے]

سریش

ان باتوں سے کچھ نہ ہوگا۔ شاید انجکشن سے کچھ فائدہ ہو۔ میں ابھی دوا لاتا ہوں۔ ان کو آرام سے لٹا دو۔

اندو

آپ نہ جائیے یہ تو ہاتھوں سے نکلی جا رہی ہیں۔

سریش

[جاتے ہوئے] انجکشن کے بغیر کام نہ چلیگا۔ میں ابھی آیا۔

Taj Tahir Foundation

[جاتا ہے]

بنائے

اندو۔ اگر بینا مر گئی تو اس کا خون میرے سر پر رہیگا۔

اندو

بنائے تم زیادہ نہ سوچو۔ تمہاری جان خود خطرے میں ہے۔ تمہیں اپنی حالت کا اندازہ نہیں۔

بنائے

میں بینا کو معاف کر دونگا۔ میں اب اس سے محبت کرونگا۔

اندو

تمہیں ایسا ہی کرنا چاہئے۔ مجھے ذرا تکیہ تو دینا میں بینا کو یہیں لٹائے دیتی ہوں۔ اُٹھانے سے شاید اسے تکلیف ہو۔

[بنائے اُٹھکر بینا کے سر کے نیچے تکیہ رکھدیتا ہے۔ اندو بینا کو لٹا کر پیار کرتی ہے، سربش داخل ہوتا ہے]

سربش

[پچکاری کرتے ہوئے] امید ہے اس سے بینا کو فوراً ہوش آجائیگا۔

Taj Tamir Foundation

[سب دو چار لمحے چُپ چاپ انتظار کرتے ہیں۔ مینا آنکھیں کھولتی ہے]

مینا

کون۔ اندو۔ تمہاری شادی ہوگئی نا۔

[اُٹھتی ہے]

[مینا وحشیانہ انداز سے گاتی ہے، سریش اسے لٹانے کی کوشش کرتا ہے]

گیت

او ہو جی میں تو نئی باتیں سُن آئی

سُن آئی جی میں تو نئی باتیں سُن آئی

ہم سے بھوگ، جوگ گُنجا سے

ناحق جیا ترسائی۔ میں تو نئی۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔ ہا ہا ہا۔ میں تو نئی باتیں سُن آئی

سریش

آہ اسکا دماغ تو بالکل بگڑ گیا۔ دوا کا اُلٹا اثر ہوا۔ اس سے تو بہتر تھا کہ یہ بیہوشی ہی میں مرجاتی۔۔۔۔۔ افسوس میں اس پریشانی میں ناگن کا ذکر کرنا ہی بھول گیا۔

Taj Tahir Foundation

بنلئے

ناگن کا ذکر، یہاں ؟

سرلیش

ہاں وہ باہر انتظار کر رہا ہے۔ وہ میرے ہاں ہارٹ اگزامن کرانے آیا تھا۔ بہت کمزور ہو گیا ہے، ہفتہ بھر سے نہیں سویا۔

بنلئے

[غصہ سے] پھر

سرلیش

دوائیں اسکا علاج نہیں کر سکتیں، البتہ یہ دردناک نظارہ شاید اُسکے گنہگار دل کا علاج کر سکے۔

اندرو

بلاؤ اُسے ضرور بلاؤ۔ تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنے گناہ کا مہیب نتیجہ دیکھ سکے۔ اس سے زیادہ اُسے اور کیا سزا مل سکتی ہے۔

[سرلیش جاتا ہے مینا پھر آنکھیں کھولتی ہے]

مینا

Taj Tahir Foundation

[بنائے سے دیوانگی کے اثر میں] کیا بنائے، ہاں ذرا اندو سے کہنا بازار سے ایک البم منگائے۔

اندو

اس کو اب تک اس البم کا خیال ہے۔

[بنائے پشیمانی سے سر جھکا لیتا ہے۔ سریش اور ناگن داخل ہوتے ہیں]

مینا

[ناگن کو دیکھ کر اُٹھتے ہوئے] کون۔ ناگن کیا میرے ساتھ تم بھی مر گئے تو آؤ میرے سامنے آؤ۔ . . میں ہوں تمہارے گناہ کا عذاب مجھے دیکھو۔ . . . یہاں آؤ۔ اور قریب آؤ تاکہ میں اپنے تیز ناخنوں سے تمہاری روح کو تار تار کردوں۔

[ایک غیر معمولی انداز دیوانگی سے ناگن کی طرف بڑھتی ہے۔ ناگن اس نظارے کی تاب نہیں لا سکتا۔ گر پڑتا ہے۔ اور بے ہوش ہو جاتا ہے۔ دل کی حرکت کے یکلخت بند ہو جانے سے مر جاتا ہے]

سریش

[فوراً اس کی نبض اور دل کی حرکت دیکھ کر] افوہ یہ تو غالباً مر گیا۔

Taj Tahir Foundation

مینا

اہاہاہا۔ اب میں خوش ہوں۔

[بستر پر گر پڑتی ہے]

اندو

بنائے دیکھا مظلوم کی پکار کا اثر۔ ستی کا تیج۔ قدرت کا انتقام۔

[بڑھکر مینا کے پاؤں اپنے سر پر رکھکر انکی پوجا کرتی ہے، بنائے اپنا سر پٹی پر رکھکر انہیں عزت سے بوسہ دیتا ہے]

سریش

[اندو سے] آپ کسی ملازم کو بلائیں، اسے [ناگن کی لاش کی طرف اشارہ کرکے] یہاں سے اُٹھائے۔ پولیس کو اطلاع دے۔۔۔۔ مینا کی حالت بہت خطرناک ہے۔ میرا یہیں رہنا بہتر ہے۔ [اندو جاتی ہے]

بنائے تم الگ ہٹ کر بیٹھ جاؤ۔ اور اپنے آپ کو اپنی زندگی کے سب سے بڑے صدمے کے لئے تیّار رکھو۔۔۔ مینا زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتی۔

[بنائے اُٹھکر ایک صوفے پر بیٹھ جاتا ہے مگر بالکل سراسیمہ و حیران ہے]

مینا

Taj Tahir Foundation

[آنکھیں کھولکر] اندو۔ اندو... میرا دم گھٹا جا رہا ہے۔

[اندو بھاگ کر آتی ہے۔ ملازم ناگن کی لاش کو اُٹھا کر لیجاتے ہیں]

اندو

مینا۔ اچھی بہن.... ابھی آرام ہو جائیگا۔

مینا

[سنبھالا لیتے ہوئے] نہیں اب آرام نہیں ہو سکتا... تم نے میری خواہش ابتک پوری نہیں کی [سریش کی طرف دیکھتے ہوئے] سریش.... آگے بڑھو اندو کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لو.....

[سریش آگے بڑھتا ہے اور بڑی عزت و محبت سے اندو کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا ہے]

سُکھی رہو... سریش.... اندو کی محبت کی قدر کرنا... اب ایک دفعہ انکو بھی بلا لو... میری ایک تمنا ابتک باقی ہے۔

[سریش اشارہ کرتا ہے۔ بنائے آگے آتا ہے]

بنائے کیا تم مجھے اب بھی معاف کر سکو گے یا نہیں۔

بنائے

[جلدی آگے بڑھکر] مینا تم اب دیوی ہو۔ میری معافی کی محتاج نہیں۔

Taj Tahir Foundation

ہاں مجھے معاف کردو۔ یہ سب میرا قصور ہے۔

مینا

نہیں۔ خاوند کبھی قصور نہیں کرتے۔ کہو... کہو... تم نے مجھے معاف کیا یا نہیں۔

بنائے

اگر اسکی ضرورت ہے تو لو میں نے تمہیں دل سے معاف کر دیا۔

مینا

اندو۔ اب ذرا سب مجھے نیچے اُتار دو... [بنائے سے] بنائے... میرے پتی... میرے بھگوان... میرے پاس آؤ... ذرا اور قریب... اپنے پاؤں ادھر کو لاؤ۔

[بنائے تامل کرتا ہے]

Taj Tahir Foundation

اندو

جو مینا کہے کرتے جاؤ۔ یہ ایسا ہی وقت ہے۔

[بنائے پاؤں بڑھاتا ہے، مینا اپنا سر اُسکے پاؤں پر رکھ دیتی ہے]

مینا

کیا آرام ہے۔ کیسا اطمینان ہے۔

[مینا جاں بحق ہو جاتی ہے۔ سب غم سے سر جھکا لیتے ہیں] **ڈراپ**

چند ادبی تصانیف

۱۔ **چترا**۔ ملک الشعراء ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور جن کی شاعری کی قیمت یورپ نے ایک لاکھ روپیہ کا نوبل پرائز ان کو دے کر اپنی قدردانی کا ثبوت دیا ہے ان کے مشہور راگ ناٹک چترا کو ابو رشید عبدالمجید صاحب سالک بٹالوی نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ ڈراما مہا بھارت کے زمانے کا ایک مختصر و لطیف واقعہ ہے۔ اس میں بطور تمثیل کے محبت کے حقیقی معنوں کو نہایت وضاحت اور خوبی سے بیان کیا ہے اور ان چند اوراق میں مشرق کی حقیقی رُوح بند کر دی ہے۔ کتاب کا ایک ایک لفظ موسیقی سے معمور ہے اور نہایت حسن و خوبی سے اس کا اُردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ روزانہ زمیندار اس کے متعلق لکھتا ہے "نہایت قابلیت اور حسن ادب سے ترجمہ کیا گیا ہے"۔

رسالہ زمانہ کانپور جنوری سنہ ۱۹۲۱ء لکھتا ہے "ترجمہ میں قابل مترجم نے کتاب کا لطف قائم رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اور ہم خوش ہیں کہ یہ کوشش بہت حد تک کامیاب بھی ہوئی ہے"۔ قیمت ۱۲؍

۲۔ **شیخ حسن**۔ رُوحانیات کے متعلق یہ ایک نہایت دلچسپ کتاب ہے اور چشم دید واقعات پر مبنی ہے۔ دُنیا میں جنوں کا وجود ہے یا نہیں؟ رُوحیں دُنیا میں بلوائی جاسکتی ہیں یا نہیں؟ ان رُوحوں کو عامل کس طرح بُلاتے ہیں؟ رُوحوں کے اقتدار میں کیا کچھ ہے؟ ان سب باتوں کا اس کتاب میں ذکر ہے شیخ حسن کی دردناک داستان اور رشید کا الم ناک انجام آنکھوں میں آنسو بھر لاتا

Taj Tahir Foundation

ہے۔ عالم ارواح کا بیان بدن کے رونگٹے کھڑا کرتا ہے۔ اور مصطفیٰ اور علی دونوں بھائیوں کے کیرکٹر اس قدر عمیق۔ مکمل اور دلچسپ ہیں۔ کہ بہت کم اردو ناولوں میں بیان کئے گئے ہوں گے۔ روزانہ زمیندار اس کے متعلق لکھتا ہے کہ "روحانی عملیات و حاضرات کے متعلق بہت دلچسپ کتاب ہے۔ ناول کے مختلف کیرکٹر نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے دکھائے گئے ہیں"

رسالہ زمانہ لکھتا ہے۔ کہ "یہ ایک مغربی سیاح کے سفرنامے کا ترجمہ ہے جو کہ ہمارے مشہور انشا پرداز سید ممتاز علی صاحب کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ سیاح کے واقعات ایک دلچسپ پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور ادبی حیثیت سے بھی یہ کتاب اچھی ہے"۔ از مولوی سید ممتاز علی صاحب قیمت ۱۲؍

۱۳۔ خیالستان۔ سید سجاد حیدر صاحب بی اے کا نام نامی آج محتاج تعارف نہیں۔ مخزن کے دور اول میں آپ خوب داد انشا پردازی دے چکے ہیں۔ آپ کے ان مضامین کا یہ مجموعہ ملک میں بے انتہا مقبول ہو چکا ہے اور پنجاب یونیورسٹی نے اس کتاب کو اردو امتحانوں کے نصاب تعلیم میں شامل کر لیا ہے۔ قیمت قسم اول با تصویر للعہ قسم دوم عہ۔ ہمعصر زمیندار نے اس کتاب کے متعلق لکھا ہے۔ "ہمارا ذاتی عقیدہ یہ ہے کہ اردو زبان کی ادبیات لطیفہ میں خیالستان سے بہتر کوئی کتاب نہیں۔ خیالستان کے اس اڈیشن پر سید امتیاز علی صاحب اڈیٹر کہکشاں نے ایک مختصر مگر عالمانہ دیباچہ سپرد قلم فرمایا ہے۔ قیمت للعہ"

۴- **ثالث بالخیر**- ہمعصر زمیندار اپنی اشاعت مورخہ ۱۰- اکتوبر میں لکھتا ہے- کہ "یہ ایک ترکی فسانہ نگار احمد حکمت کے ناول کا ترجمہ ہے جو ملک کے مشہور ادیب سید سجاد حیدر صاحب نے کیا ہے- ترکی فسانوں کی لطافت وغیرہ تمام دُنیا میں مشہور ہے- ترکوں نے ادب لطیف کو عین الکمال تک پہنچا دیا ہے یہ ناول اگرچہ چھوٹا سا ہے- مگر جذبات لطیفہ کے لئے اپنے اندر بہت سا سامان رکھتا ہے- قیمت صرف ۸ ر"

۵- **پریم بتیسی**- حصہ اول و دوم- ہندوستان کے بے نظیر افسانہ نویس منشی پریم چند مصنف پریم بتیسی کے نام نامی سے کون واقف نہیں- آپ ہی نے اُردو زبان میں مختصر افسانہ نویسی کی بنیاد ڈالی- اور تھوڑے سے عرصہ میں اس کو معراج کمال تک پہنچا دیا- ان مختصر قصوں میں فطرت کا دلچسپ مطالعہ نازک ترین جذبات و احساسات کا بیان- ہندوستانی مناظر قدرت کے پُر لطف نتیجے ہیں- زندگی کے معموں کو نہایت خوبی سے سُلجھایا ہے- اور اُن کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے- یہ وہ قصے ہیں- جو ہندوستانی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیں گے- غیر ممکن ہے- کہ کوئی منشی صاحب موصوف کی تصنیف پڑھے- اور آپ کی جادو بیانی اور سحر نگاری کا قائل نہ ہو جائے- قیمت حصہ اول ۸؍ حصہ دوم ۱۲؍ مولانا شبلی اور علامہ اقبال اور دیگر حضرات نے منشی صاحب کی قابلیتِ فسانہ نگاری کی تعریف کی ہے- ہمعصر زمانہ نے اسے بے انتہا پسند کیا ہے- اخبار زمیندار نے اس کے متعلق لکھا ہے- کہ ان میں فطرت انسانی کے ہر پہلو کا نہایت غائر نظر سے مطالعہ کیا گیا ہے- اور نہایت دلچسپ پیرایے میں اصلاح اخلاق کی گئی ہے

Taj Tahir Foundation

۶ **بازارِ حسن** - ادیب فطرت نگار منشی پریم چند کا پہلا ضخیم ناول اُردو میں۔ منشی صاحب موصوف کی تصانیف کے ہندی - گجراتی اور بنگالی میں اڈیشن پر اڈیشن نکل رہے ہیں - اب دارالاشاعت پنجاب کی درخواست پر آپ نے یہ ناول اُردو میں عنایت کیا ہے - یہ ناول ایک حسین اور نازو نعم میں پلی ہوئی لڑکی کی سرگزشت ہے - جسے اُس کے باپ کی گرفتاری کے بعد اس کے عزیزوں نے ایک ایسے غریب شخص سے بیاہ دیا - جو کسی لحاظ سے اس کے لئے موزوں نہ تھا - ایک طوائف کا مکان قریب ہونے کے باعث وہ لڑکی اپنی حالت کا موازنہ اس سے کر کے ہمیشہ رشک کرتی - یہاں تک کہ آخر ایک روز شوہر سے لڑائی ہونے کے بعد وہ لڑکی بازارِ حسن کی زینت بن گئی - ایک مخلص قوم نے اُسے بہت مشکل سے اس ذلت کی غار سے باہر نکال کر اُس راستے پر لگا دیا - جو انسانی زندگی کا منزلِ مقصود ہے - ضمناً ان اُمور پر بھی نہایت خوبی سے روشنی ڈالی گئی ہے - کہ بازارِ حسن کے فروغ کا سوسائٹی پر کس قدر الزام ہے ہندو مسلم اختلاف کے کیسے مضر نتائج نکلتے ہیں - اور بازارِ حسن کی اصلاح کے کیا طریق ہیں - ناول نہ صرف پلاٹ کی عمدگی اور اشخاص قصہ کی سیرت کے دلچسپ تنوع اور صحیح مطالعہ کے لحاظ سے بینظیر ہے - بلکہ اندازِ تحریر - نازک مطالعہ فطرت اور اعلےٰ خیالات کے لحاظ سے بھی ادب اُردو کے بہترین ناولوں میں شمار کیا جا سکتا ہے - قیمت حصہ اول عہ - حصہ دوم ۸/

۷ - **ماہِ عجم** - از مصورِ غم مولوی راشد الخیری دہلوی - فاروق اعظم کے عہد مبارک میں سلطنت ایران پر قابو پانے کے لئے مسلمانوں کے بینظیر جنگی کارنامے

فرزندانِ ایران کا سرفروشانہ مذہبی جوش۔ ایرانیوں کا پروانہ وار شمع وطن پر
قربان ہونا۔ حسن و عشق کے جذباتِ لطیفہ کی حقیقت طرازیاں دیکھنی ہوں
تو ماہِ عجم پڑھئے۔ مولانا راشد الخیری کے اندازِ بیاں کی خوبی کے ہندوستان
کے تمام معزز اخبار مثلاً وکیل۔ زمیندار۔ خطیب او معارف۔ کہکشاں۔
زمانہ جیسے اعلےٰ ادبی رسائل اعتراف کر چکے ہیں۔ قیمت قسم اول عہ
قسم دوم عہ ؎

۸۔ **چھمیا** اور دوسرے افسانے از فدائے ملت سالک۔ مولانا سالک
کا رہوار اشہب قلم گمنامی کے حجاب میں اردو کے مشہور رسائل و
جرائد کے صفحات پر مختصر افسانوں کی گلکاریاں بھی کرتا رہا ہے۔ یہ تمام
مختصر افسانے اب اس کتاب میں جمع کردئے گئے ہیں۔ اور بلا شبہ
اس کی اشاعت سے ادب اردو میں بیش بہا اضافہ ہوا ہے ؎

اس مجموعے میں فطرت انسانی کا عمیق مطالعہ لطیف احساسات و
جذبات کی مصوری اور قصوں کا تنوع قابلِ تحسین ہے۔ ادبی ذوق
رکھنے والوں اور افسانوں کے شائقین کے لئے یہ مجموعہ یکساں دلفریبی
رکھتا ہے۔ قیمت عہ ؎

۹۔ **راہ و رسمِ منزلہا**۔ چند متفرق نظمیں۔ از فدائے ملت
سالک۔ مولانا سالک کی نظمیں مستغنی عن التعریف ہیں۔ کہکشاں
مخزن۔ زمیندار۔ اور آور رسائل و جرائد میں شائع ہو کر وہ بے
انتہا مقبول ہو چکی ہیں۔ اور تمام ادبی دنیا سالک کی قادر الکلامی

Taj Tahir Foundation

روانی کلام اور اثر و تاثیر کی قائل ہو چکی ہے*

اس مجموعے میں ان کی تمام مقبول نظمیں جمع کر دی گئی ہیں۔ نظموں کے تنوع نے مجموعے کی اور خوبیوں میں چار چاند لگا دئے ہیں*

لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ۔ کاغذ بہترین۔ قیمت ۸/ *

۱۰۔ **قطرات اشک**۔ مصورِ غم مولوی راشد الخیری دہلوی کا کمال انشا پردازی مستغنی عن التعریف ہے۔ آپ کی تصانیف ملک کے گوشے گوشے سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ اور ان کے اڈیشن پر اڈیشن شائع ہو رہے ہیں۔ قطرات اشک میں آپ کے وہ تمام مضامین جمع کر دئے گئے ہیں۔ جو مخزن۔ تمدن۔ خطیب۔ عصمت اور کہکشاں میں شائع ہو کر بے انتہا مقبول ہوئے ہیں اور جنہوں نے سب کو آپ کی تحریر کے اثر و تاثیر کا قائل کر دیا ہے۔ مہ جبین اندرا۔ رویائے مقصود۔ سارس کی تارک الوطنی۔ عصمت و حسن۔ چاندنی چوک کا جنازہ۔ ساون کی چڑیاں۔ دار الغرور اور بہت سے مضمون اس مجموعے کی جان ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ بہت عمدہ۔ قیمت عہ*

۱۱۔ **شاہین و دراج**۔ ایک دلفریب تاریخی افسانہ۔ از از مصورِ غم مولانا راشد الخیری دہلوی۔ یہ قصہ مخزن کے دور اول

Taj Tahir Foundation